باغ فدک کا مسئلہ حل

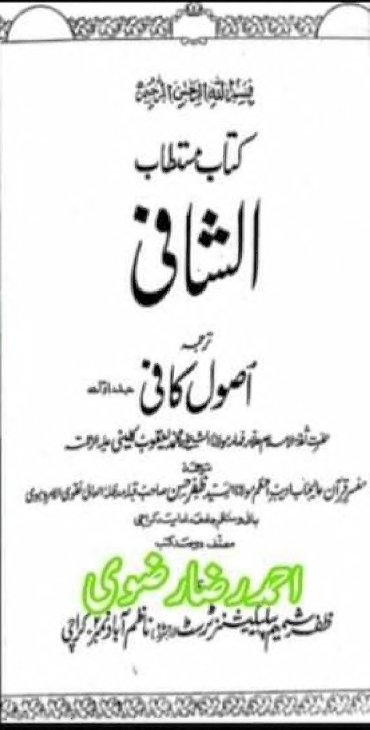

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی

جلد اول

حضرت ثقۃ الاسلام [illegible] الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب [illegible] السید ظفر حسن صاحب قبلہ [illegible] امروہوی

بانی [illegible] کراچی

مصنف [illegible] کتب

احمد رضا رضوی

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

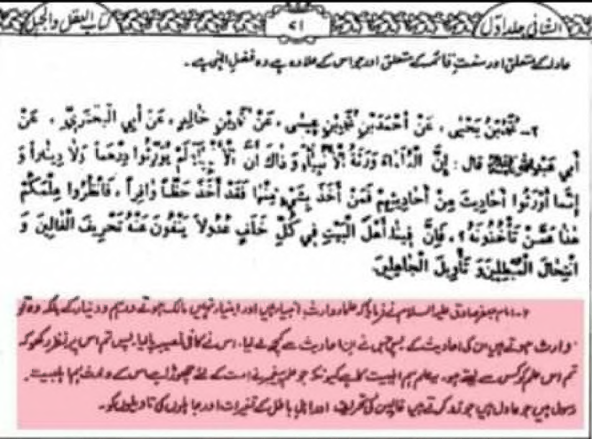

عادلہ کے متعلق اور سنت قائمہ کے متعلق اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضل الٰہی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورِثُوا دِرْهَماً وَ لَا دِينَاراً، وَ إِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً، فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ؟ فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولًا يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ، وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَ تَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے۔ پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا، اس نے کافی نصیب پایا، پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ یہ علم ہم اہلبیت کا ہے کیونکہ جو علم پیغمبر [illegible] چاہیے۔ وسط میں ہم عادل ہیں جو رد کرتے ہیں غالیوں کی تحریف اور اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔

امام جعفر صادق نے فرمایا انبیاء درھم و دینا کے نہیں بلکہ علم کے وارث ہوتے ہیں اور اسی علم کہ ہم اہل بیت وارث بنتے ہیں۔

(اصول کافی جلد ۱ ص ۷۱)

(الفروع من الکافی کتاب المواریث ج ۷ ص ۱۳۷)

رافضیوں کی کتب سے عورت کی وراثت نہ ہونے کے ثبوت

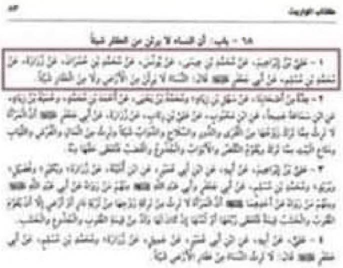

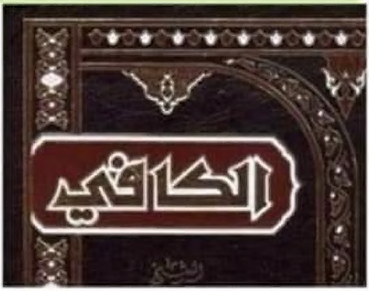

سنی لائبریری

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.

امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عورت زمین و جائیداد میں سے کسی کی وارث نہیں

کتاب الکافي - الشيخ الکليني - ج ٧ - الصفحة ٨٣

کلینی نے ایک مستقل باب اس عنوان سے لکھا ہے--!!
عورتوں کو غیر منقولہ مالِ وراثت میں سے کچھ بھی نہیں ملتا اس عنوان کے تحت اس نے متعدد روایات بیان کی ہیں۔

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

ناشر
الکساء پبلیشرز
آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

اس کا لڑکا مرگیا تو اس کی ماں کے لئے ایک سدس اور اس کی لڑکی کے لئے نصف اور جو باقی ہے وہ ان دونوں پر ان کے نصاب کے مطابق رد کر دیا جائے گا اور اس کی بہن کے لئے کچھ نہیں ہے۔

اور اگر کوئی مجوسی اپنی ماں سے نکاح کرے اور اس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہو اس کے بعد وہ اپنی بہن سے نکاح کرے اور اس سے بھی ایک لڑکا اور لڑکی پیدا ہو اس کے بعد وہ مجوسی مرجائے تو اس کی ماں کے لئے ایک سدس اور جو باقی ہے وہ اس کے لڑکے اور اس کی لڑکی دونوں کے درمیان مرد کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک کے حساب سے تقسیم کردیا جائے گا اور اگر اس مجوسی کی ماں ان سب کے مرنے کے بعد مرجائے تو مال متروکہ کل کا کل اس لڑکی کے لئے ہوگا اور باقی سب لوگ ساقط ہو جائیں گے۔

باب: میراث کے متعلق نادر احادیث

(۵۸۳۶) حماد بن عیسیٰ نے ربعی بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنجناب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص مرجائے تو اس کی تلوار، اس کا مصحف، اس کی انگوٹھی، اس کی کتابیں، اس کے ہر وقت استعمال کی چیزیں، اس کا لباس یہ سب اس کے بڑے لڑکے کا ہے اور اگر سب سے بڑی اولاد لڑکی ہے تو پھر اولاد ذکور (لڑکوں) میں جو سب سے بڑا ہو اس کے لئے ہے۔

(۵۸۳۷) حماد بن عیسیٰ نے شعیب بن یعقوب سے انہوں نے ابی بصیر سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مرنے والا مرجائے تو تلوار، اس کے ہر وقت کے استعمال کی چیزیں، اس کا لباس اس کے سب سے بڑے لڑکے کے لئے ہے۔

(۵۸۳۸) علی بن حکم نے ابان احمر سے انہوں نے میسر سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجناب علیہ السلام سے عورتوں کے متعلق دریافت کیا کہ میراث میں ان کے لئے کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے لئے اینٹیں، عمارت، شہتیر اور بانس کی قیمت ہے لیکن زمین اور غیر منقولہ جائیداد تو اس میں ان کے لئے کوئی میراث نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اور کپڑے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کپڑے ان کے لئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یہ چیزیں ان کے لئے کیسے ہو گئیں جبکہ ان کے لئے آٹھواں حصہ اور چوتھا حصہ مقرر ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس لئے کہ عورت کا کوئی نسبی رشتہ نہیں ہے جس سے وہ میراث پائے یہ تو ان لوگوں میں آکر داخل ہو گئی ہے اور یہ اس لئے اس طرح ہوا تاکہ اگر عورت کسی سے نکاح کرے تو اس کا شوہر یا دوسری قوم کی اولاد آئے اور ان کی غیر منقولہ جائیداد میں مزاحمت کرے۔

Presented by www.ziaraat.com

انبیاءؑ دنیا میں مال و تن بنانے کیلئے نہیں آتے

اصول کافی کی شرح میں لکھا ہوا ہے کہ انبیاءؑ کی میراث نہیں ہوتی کیونکہ وہ دنیا کے اندر مال بنانے کے لئے نہیں آتے

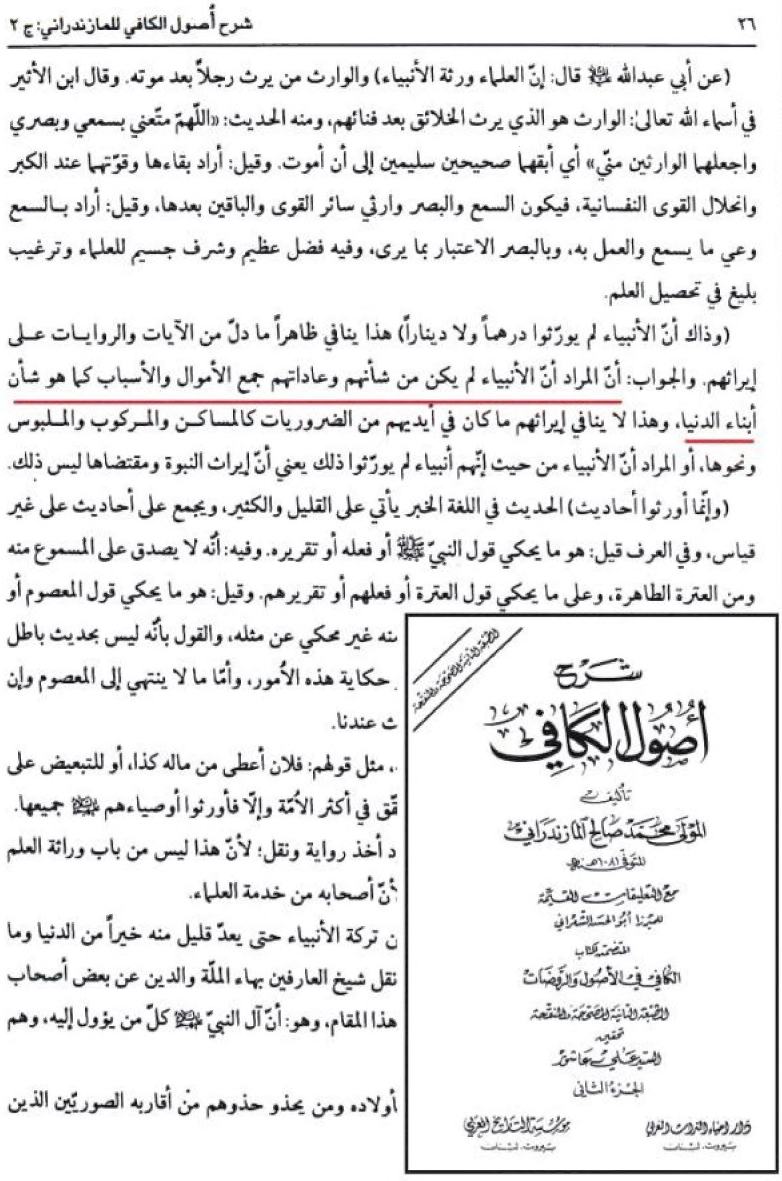

(عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ العلماء ورثة الأنبياء) والوارث من يرث رجلاً بعد موته. وقال ابن الأثير في أسماء الله تعالى: الوارث هو الذي يرث الخلائق بعد فنائهم، ومنه الحديث: «اللّهمّ متّعني بسمعي وبصري واجعلهما الوارثين منّي» أي أبقهما صحيحين سليمين إلى أن أموت. وقيل: أراد بقاءها وقوّتها عند الكبر وانحلال القوى النفسانية، فيكون السمع والبصر وارثي سائر القوى والباقين بعدها، وقيل: أراد بالسمع وعي ما يسمع والعمل به، وبالبصر الاعتبار بما يرى، وفيه فضل عظيم وشرف جسيم للعلماء وترغيب بليغ في تحصيل العلم.

(وذاك أنّ الأنبياء لم يورّثوا درهماً ولا ديناراً) هذا ينافي ظاهراً ما دلّ من الآيات والروايات على إيراثهم. والجواب: أنّ المراد أنّ الأنبياء لم يكن من شأنهم وعاداتهم جمع الأموال والأسباب كما هو شأن أبناء الدنيا، وهذا لا ينافي إيراثهم ما كان في أيديهم من الضروريات كالمساكن والمركوب والملبوس ونحوها، أو المراد أنّ الأنبياء من حيث إنّهم أنبياء لم يورّثوا ذلك يعني أنّ إيراث النبوة ومقتضاها ليس ذلك.

(وإنّما أورثوا أحاديث) الحديث في اللغة الخبر يأتي على القليل والكثير، ويجمع على أحاديث على غير قياس، وفي العرف قيل: هو ما يحكي قول النبيّ صلى الله عليه وآله أو فعله أو تقريره. وفيه: أنّه لا يصدق على المسموع منه ومن العترة الطاهرة، وعلى ما يحكي قول العترة أو فعلهم أو تقريرهم. وقيل: هو ما يحكي قول المعصوم أو

منه غير محكي عن مثله، والقول بأنّه ليس بحديث باطل

حكاية هذه الأمور، وأمّا ما لا ينتهي إلى المعصوم وإن

ث عندنا.

، مثل قولهم: فلان أعطى من ماله كذا، أو للتبعيض على

قّق في أكثر الأمّة وإلّا فأورثوا أوصياءهم عليهم السلام جميعها.

د أخذ رواية ونقل؛ لأنّ هذا ليس من باب وراثة العلم

نّ أصحابه من خدمة العلماء.

ن تركة الأنبياء حتى يعدّ قليل منه خيراً من الدنيا وما

نقل شيخ العارفين بهاء الملّة والدين عن بعض أصحاب

هذا المقام، وهو: أنّ آل النبيّ صلى الله عليه وآله كلّ من يؤول إليه، وهم

أولاده ومن يحذو حذوهم من أقاربه الصوريّين الذين

الطبعة الثانية المصححة والمنقحة

شرح
أصول الكافي
تأليف
المولى محمد صالح المازندراني
المتوفى ١٠٨١هـ
مع التعليقات القيمة
للميرزا أبو الحسن الشعراني
المتضمنة لكتاب
الكافي في الأصول والروضات
الطبعة الثانية المصححة والمنقحة
تحقيق
السيد علي عاشور
الجزء الثاني

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

مؤسسة التاريخ العربي
بيروت - لبنان

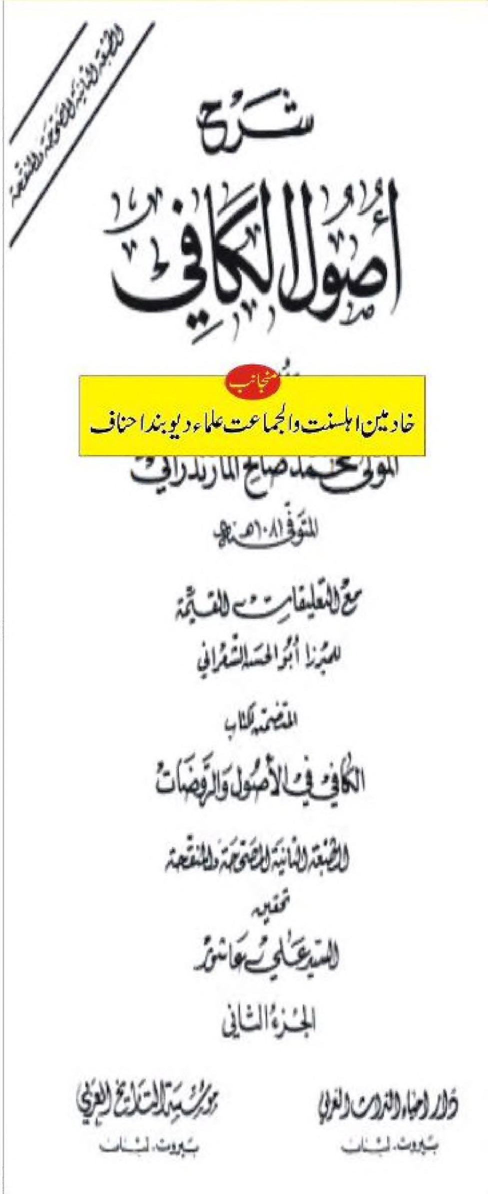

الطبعة الثانية المصححة والمنقحة

شرح
أصول الكافي

منجانب
خادمین اہلسنت والجماعت علماء دیوبند احناف

المولى محمد صالح المازندراني
المتوفى ١٠٨١هـ
مع التعليقات القيمة
للميرزا أبو الحسن الشعراني
المتضمنة لكتاب
الكافي في الأصول والروضات
الطبعة الثانية المصححة والمنقحة
تحقيق
السيد علي عاشور
الجزء الثاني

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

مؤسسة التاريخ العربي
بيروت - لبنان

شیعہ کا جھوٹا دعوی کے بی بی فاطمہؓ نے ابو بکر صدیقؓ سے مرتے دم تک گفتگو نہیں کی

شیعوں کا محدث اول ملا باقر مجوسی اپنی کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے کہ جب بی بیؓ ناراض ہوئی تو ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ دونوں وہاں پر گئے اور بی بی فاطمہؓ نے ان سے گفتگو کی

اب لگاؤ فتوی اپنے محدث پر کرو بسم اللہ

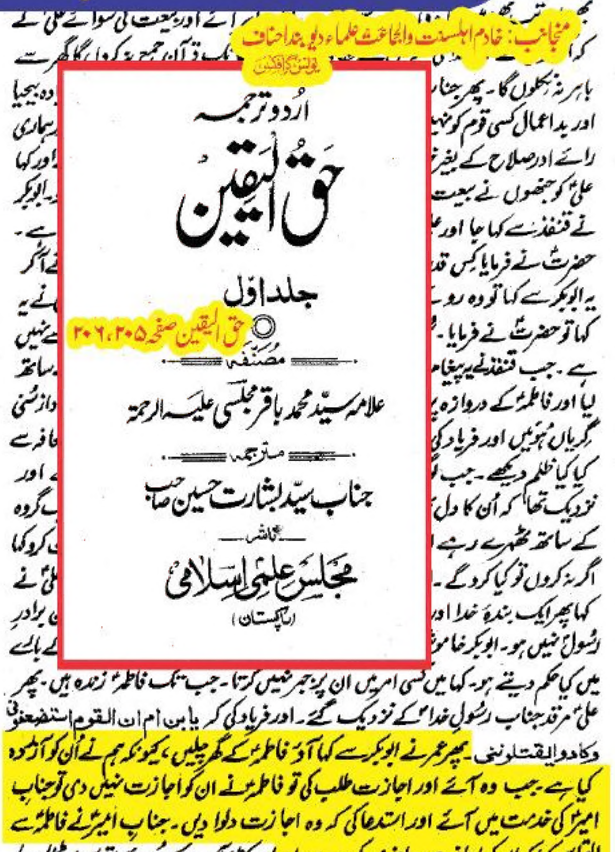

منجانب: خادم اہلسنت والجماعت علماء دیوبند احناف

یونس گرافکس

اُردو ترجمہ
حق الیقین
جلد اوّل
مصنفہ
علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ
مترجمہ
جناب سیّد بشارت حسین صاحب
ناشر
مجلسِ علمی اسلامی
(پاکستان)

حق الیقین صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶

آئے اور بیعت کی سوائے علیؑ کے
قرآن جمع نہ کر لوں گا گھر سے
باہر نہ نکلوں گا۔ پھر جناب ... وہ بھیجا
اور بد اعمال کسی قوم کو نہ ... ہماری
رائے اور صلاح کے بغیر ... اور کہا
علیؑ کو جنھوں نے بیعت ... ابوبکر
نے قنفذ سے کہا جا اور عل ... ہے۔
حضرتؑ نے فرمایا کس قد ... نے اگر
یہ ابوبکر سے کہا تو وہ رو ... نے یہ
کہا تو حضرتؑ نے فرمایا۔ ... نہیں
ہے۔ جب قنفذ نے یہ پیغام ... ساتھ
لیا اور فاطمہؑ کے دروازہ ... آواز سنی
گریاں ہوئیں اور فریاد کی ... کافر سے
کیا کیا ظلم دیکھے۔ جب ... اور
نزدیک تھا کہ اُن کا دل ... گروہ
کے ساتھ ٹھہرے رہے ... کرو کہا
اگر نہ کروں تو کیا کرو گے۔ ... علیؑ نے
کہا پھر ایک بندۂ خدا اور ... برادرِ
رسولؐ نہیں ہو۔ ابوبکر خاموش ... کے بارے

میں کیا حکم دیتے ہو۔ کہا میں کسی امر میں ان پر جبر نہیں کرتا۔ جب تک فاطمہؑ زندہ ہیں۔ پھر علیؑ مرقد جناب رسولِ خداؐ کے نزدیک گئے۔ اور فریاد کی کہ یا بن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی۔ پھر عمر نے ابوبکر سے کہا آؤ فاطمہؑ کے گھر چلیں، کیونکہ ہم نے اُن کو آزردہ کیا ہے۔ جب وہ آئے اور اجازت طلب کی تو فاطمہؑ نے ان کو اجازت نہیں دی تو جناب امیرؑ کی خدمت میں آئے اور استدعا کی کہ وہ اجازت دلوا دیں۔ جناب امیرؑ نے فاطمہؑ سے التماس کیا کہ ان کو اجازت حاضری کی دے دیں اور کپڑا آپ کے رُوئے اقدس پر ڈال دیا جب وہ لوگ داخل ہوئے حضرت فاطمہؑ نے اُن کی طرف سے دیوار کی جانب مُنہ پھیر لیا۔ اُن لوگوں نے سلام کیا۔ فاطمہؑ نے جواب نہ دیا۔ ابوبکر نے کہا اے حبیبۂ رسولِ خداؐ میں صلۂ

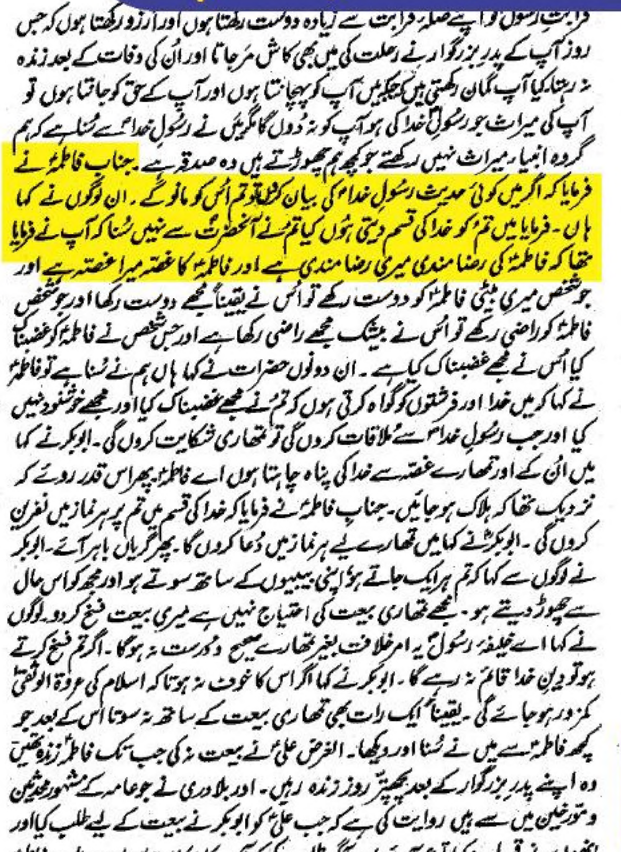

قرابتِ رسولؐ کو اپنے صلۂ قرابت سے زیادہ دوست رکھتا ہوں اور آرزو رکھتا ہوں کہ جس روز آپ کے پدرِ بزرگوار نے رحلت کی میں بھی کاش مرجاتا اور اُن کی وفات کے بعد زندہ نہ رہتا۔ کیا آپ گمان رکھتی ہیں کہ حالانکہ میں آپ کو پہچانتا ہوں اور آپ کے حق کو جانتا ہوں تو آپ کی میراث جو رسولِ خداؐ کی ہو آپ کو نہ دوں گا مگر میں نے رسولِ خداؐ سے سُنا ہے کہ ہم گروہ انبیاء میراث نہیں رکھتے جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی حدیث رسولِ خداؐ کی بیان کروں تو تم اُس کو مانو گے۔ ان لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیتی ہوں کیا تم نے آنحضرتؐ سے نہیں سُنا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ فاطمہؑ کی رضامندی میری رضامندی ہے اور فاطمہؑ کا غصہ میرا غصہ ہے اور جو شخص میری بیٹی فاطمہؑ کو دوست رکھے تو اُس نے یقیناً مجھے دوست رکھا اور جو شخص فاطمہؑ کو راضی رکھے تو اُس نے بیشک مجھے راضی رکھا ہے اور جس شخص نے فاطمہؑ کو غضبناک کیا اُس نے مجھے غضبناک کیا ہے۔ ان دونوں حضرات نے کہا ہاں ہم نے سُنا ہے تو فاطمہؑ نے کہا کہ میں خدا اور فرشتوں کو گواہ کرتی ہوں کہ تم نے مجھے غضبناک کیا اور مجھے خوشنود نہیں کیا اور جب رسولِ خداؐ سے ملاقات کروں گی تو تمہاری شکایت کروں گی۔ ابوبکر نے کہا میں اُن کے اور تمہارے غصہ سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں اے فاطمہؑ۔ پھر اس قدر روئے کہ نزدیک تھا کہ ہلاک ہو جائیں۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تم پر ہر نماز میں نفرین کروں گی۔ ابوبکرؓ نے کہا میں تمہارے لیے ہر نماز میں دُعا کروں گا۔ پھر گریاں باہر آئے۔ ابوبکر نے لوگوں سے کہا کہ تم ہر ایک جاتے ہوئے اپنی بیبیوں کے ساتھ سوتے ہو اور مجھ کو اس حال سے چھوڑ دیتے ہو۔ مجھے تمہاری بیعت کی احتیاج نہیں ہے میری بیعت فسخ کر دو۔ لوگوں نے کہا اے خلیفۂ رسولؐ یہ امر خلافت بغیر تمہارے صحیح و درست نہ ہوگا۔ اگر تم فسخ کرتے ہو تو دینِ خدا قائم نہ رہے گا۔ ابوبکر نے کہا اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ اسلام کی عروۃ الوثقیٰ کمزور ہو جائے گی۔ یقیناً ایک رات بھی تمہاری بیعت کے ساتھ نہ سوتا اس کے بعد جو کچھ فاطمہؑ سے میں نے سُنا اور دیکھا۔ الغرض علیؑ نے بیعت نہ کی جب تک فاطمہؑ زندہ تھیں وہ اپنے پدرِ بزرگوار کے بعد پچھتّر روز زندہ رہیں۔ اور بلاذری نے جو عامہ کے مشہور محدثین و مورخین میں سے ہیں روایت کی ہے کہ جب علیؑ کو ابوبکر نے بیعت کے لیے طلب کیا اور انھوں نے قبول نہ کیا تو عمرؓ آئے اور آگ طلب کی کہ آپ کا مکان جلا دیں۔ جناب فاطمہؑ نے پس در سے کہا اے پسرِ خطاب میرا گھر مجھ سمیت جلائے گا؟ عمر نے کہا ہاں اور یہ زیادہ قوی ہے اُس سے جو تمہارے باپ (خدا کی جانب سے) لائے ہیں۔ تو علیؑ آئے اور بیعت کی۔

باغ فدک پر شیعہ کے اعتراض کا جواب،

"سیدنا صدیق اکبرؓ" نے حضرت فاطمہؓ کو فدک اور خیبر کی زمینوں میں حصہ نہیں دیا تھا یہ فیصلہ اہلسنت کے مذہب کے مطابق تو درست تھا ہی کہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت جاری نہیں ہوتی مگر یہ فیصلہ شیعہ مذہب کے بھی عین مطابق تھا کیونکہ شیعہ مذہب کی معتبر ترین کتاب فروع الکافی ۸۳/۷ میں صاف لکھا ہے کہ النساء لایرثن من الارض
یعنی عورتوں کو زمین کی وارثت میں حصہ نہیں ملتا

لہذا شیعہ حضرات کا اپنے مذہب کے مطابق بھی الزام درست نہیں

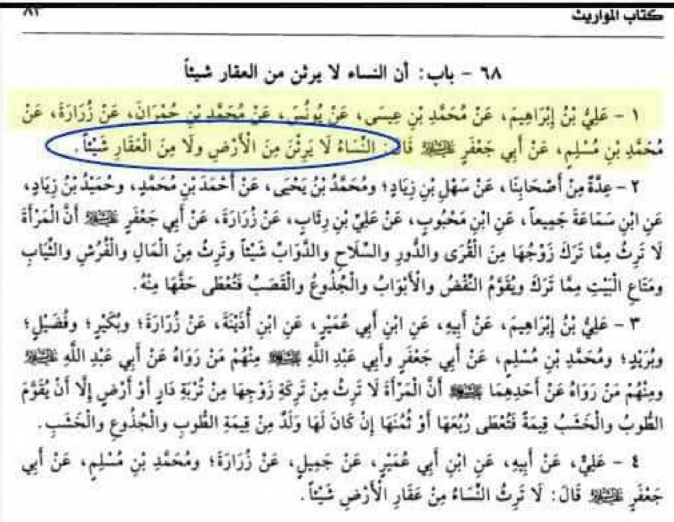

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَالدُّورِ وَالسِّلَاحِ وَالدَّوَابِّ شَيْئاً وَتَرِثُ مِنَ الْمَالِ وَالْفُرُشِ وَالثِّيَابِ وَمَتَاعِ الْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَيُقَوَّمُ النَّقْضُ وَالْأَبْوَابُ وَالْجُذُوعُ وَالْقَصَبُ فَتُعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَبُكَيْرٍ؛ وَفُضَيْلٍ؛ وَبُرَيْدٍ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام مِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ تَرِكَةِ زَوْجِهَا مِنْ تُرْبَةِ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ إِلَّا أَنْ يُقَوَّمَ الطُّوبُ وَالْخَشَبُ قِيمَةً فَتُعْطَى رُبُعَهَا أَوْ ثُمُنَهَا إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مِنْ قِيمَةِ الطُّوبِ وَالْجُذُوعِ وَالْخَشَبِ.

٤ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.

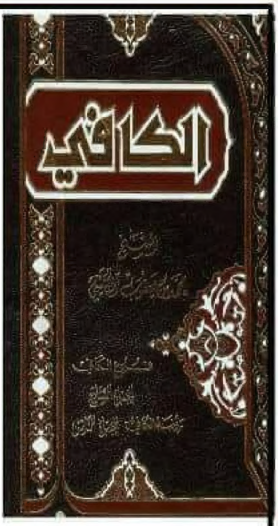

اکثر فقہا نے کہا کہ مال فئے یتیموں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے ہے---

مجمع البیان فی تفسیر القرآن۔ صفحہ 331. شیخ حسن الطبرسی۔

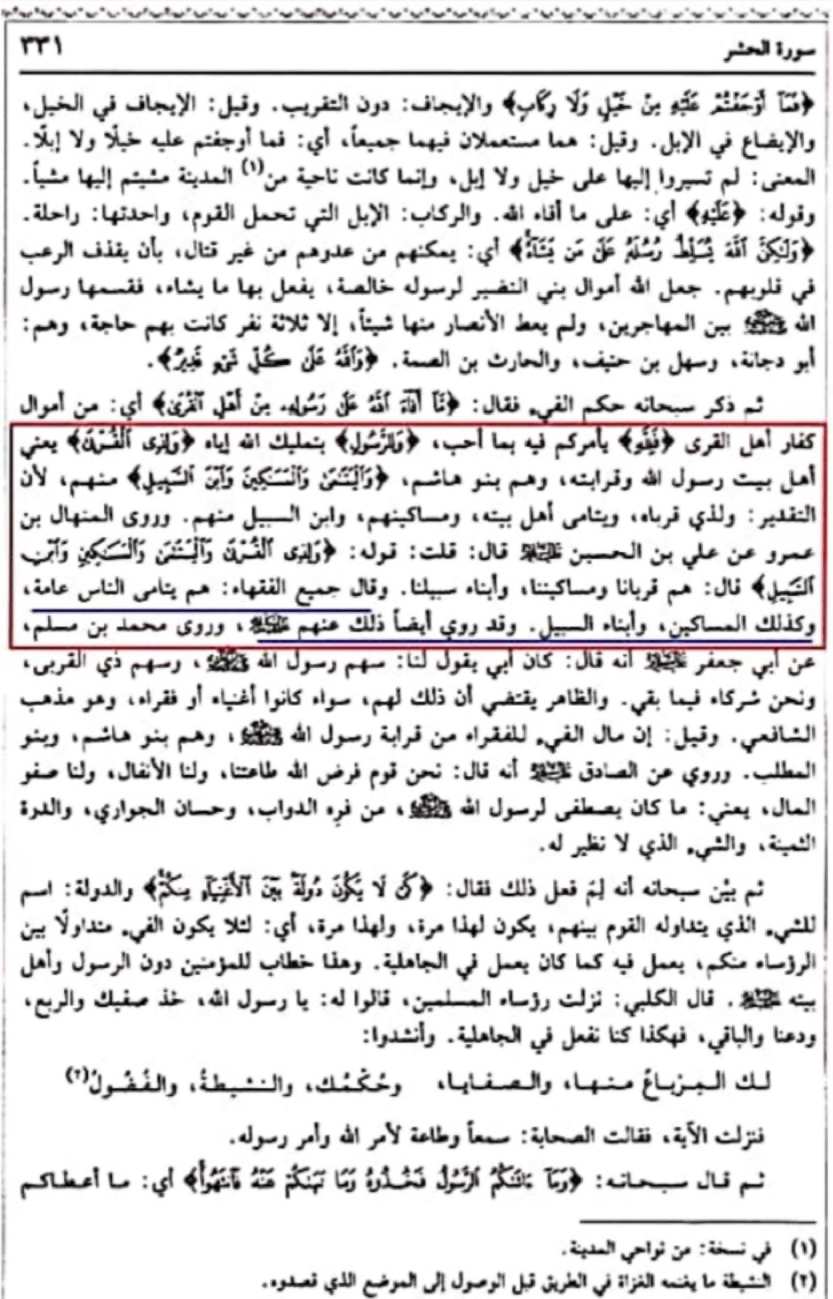

﴿فَمَآ أَوۡجَفۡتُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ خَيۡلٖ وَلَا رِكَابٖ﴾ والإيجاف: دون التقريب. وقيل: الإيجاف في الخيل، والإيضاع في الإبل. وقيل: هما مستعملان فيهما جميعاً، أي: فما أوجفتم عليه خيلاً ولا إبلاً. المعنى: لم تسيروا إليها على خيل ولا إبل، وإنما كانت ناحية من(١) المدينة مشيتم إليها مشياً. وقوله: ﴿عَلَيۡهِ﴾ أي: على ما أفاء الله. والركاب: الإبل التي تحمل القوم، واحدتها: راحلة. ﴿وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُۥ عَلَىٰ مَن يَشَآءُۚ﴾ أي: يمكنهم من عدوهم من غير قتال، بأن يقذف الرعب في قلوبهم. جعل الله أموال بني النضير لرسوله خالصة، يفعل بها ما يشاء، فقسمها رسول الله ﷺ بين المهاجرين، ولم يعط الأنصار منها شيئاً، إلا ثلاثة نفر كانت بهم حاجة، وهم: أبو دجانة، وسهل بن حنيف، والحارث بن الصمة. ﴿وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ﴾.

ثم ذكر سبحانه حكم الفيء فقال: ﴿مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنۡ أَهۡلِ ٱلۡقُرَىٰ﴾ أي: من أموال كفار أهل القرى ﴿فَلِلَّهِ﴾ يأمركم فيه بما أحب، ﴿وَلِلرَّسُولِ﴾ بتمليك الله إياه ﴿وَلِذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ﴾ يعني أهل بيت رسول الله وقرابته، وهم بنو هاشم، ﴿وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِ﴾ منهم، لأن التقدير: ولذي قرباه، ويتامى أهل بيته، ومساكينهم، وابن السبيل منهم. وروى المنهال بن عمرو عن علي بن الحسين عليه السلام قال: قلت: قوله: ﴿وَلِذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِ﴾ قال: هم قربانا ومساكيننا، وأبناء سبيلنا. وقال جميع الفقهاء: هم يتامى الناس عامة، وكذلك المساكين، وأبناء السبيل. وقد روي أيضاً ذلك عنهم عليهم السلام، وروى محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال: كان أبي يقول لنا: سهم رسول الله ﷺ، وسهم ذي القربى، ونحن شركاء فيما بقي. والظاهر يقتضي أن ذلك لهم، سواء كانوا أغنياء أو فقراء، وهو مذهب الشافعي. وقيل: إن مال الفيء للفقراء من قرابة رسول الله ﷺ، وهم بنو هاشم، وبنو المطلب. وروي عن الصادق عليه السلام أنه قال: نحن قوم فرض الله طاعتنا، ولنا الأنفال، ولنا صفو المال، يعني: ما كان يصطفى لرسول الله ﷺ، من فره الدواب، وحسان الجواري، والدرة الثمينة، والشيء الذي لا نظير له.

ثم بيّن سبحانه أنه لِمَ فعل ذلك فقال: ﴿كَيۡ لَا يَكُونَ دُولَةَۢ بَيۡنَ ٱلۡأَغۡنِيَآءِ مِنكُمۡۚ﴾ والدولة: اسم للشيء الذي يتداوله القوم بينهم، يكون لهذا مرة، ولهذا مرة، أي: لئلا يكون الفيء متداولاً بين الرؤساء منكم، يعمل فيه كما كان يعمل في الجاهلية. وهذا خطاب للمؤمنين دون الرسول وأهل بيته عليهم السلام. قال الكلبي: نزلت رؤساء المسلمين، قالوا له: يا رسول الله، خذ صفيك والربع، ودعنا والباقي، فهكذا كنا نفعل في الجاهلية. وأنشدوا:

لكَ المِرْباعُ منها، والصَّفايا، وحُكْمُكَ، والنَّشيطةُ، والفُضُولُ(٢)

نزلت الآية، فقالت الصحابة: سمعاً وطاعة لأمر الله وأمر رسوله.

ثم قال سبحانه: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمۡ عَنۡهُ فَٱنتَهُواْۚ﴾ أي: ما أعطاكم

---

(١) في نسخة: من نواحي المدينة.

(٢) النشيطة ما يغنمه الغزاة في الطريق قبل الوصول إلى الموضع الذي قصدوه.

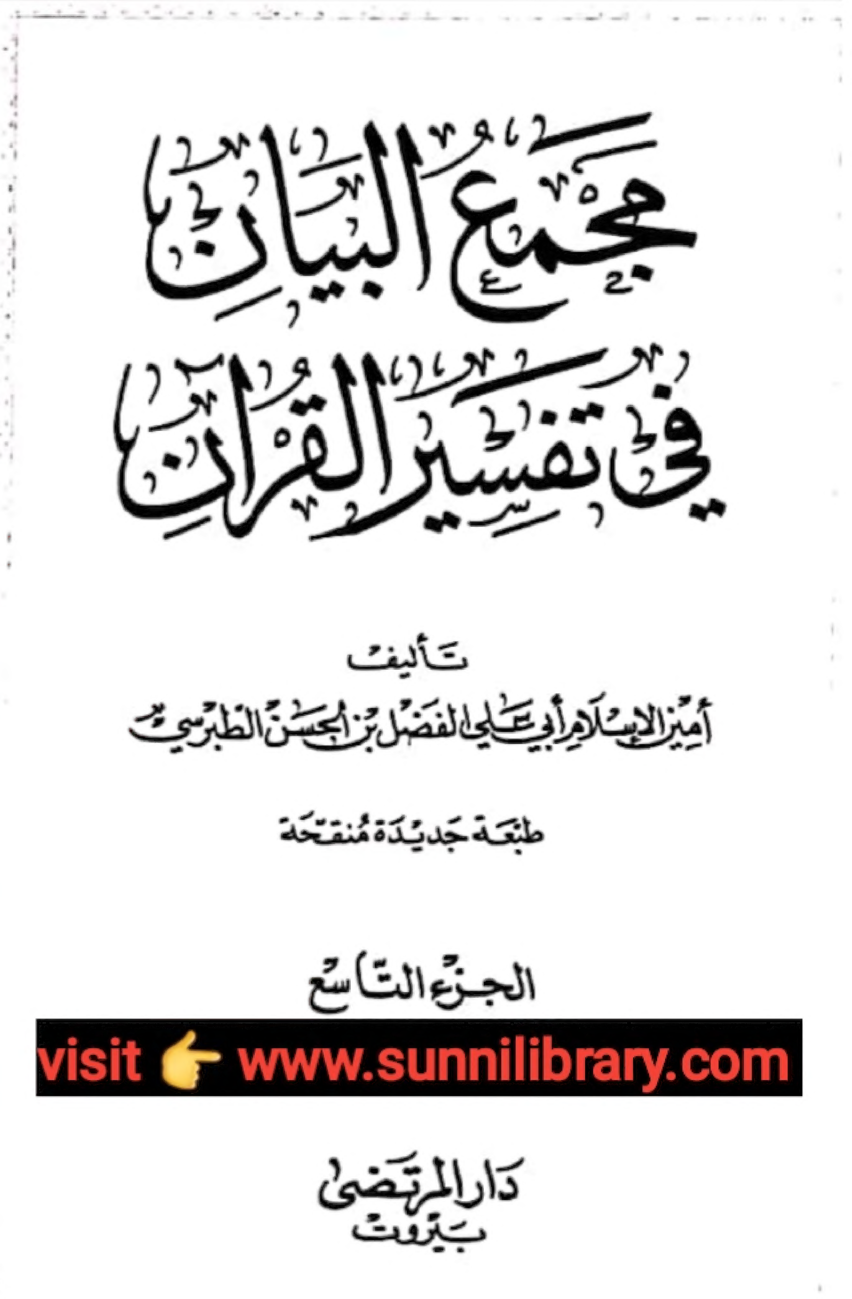

مجمع البيان في تفسير القرآن

تأليف

أمين الإسلام أبي علي الفضل بن الحسن الطبرسي

طبعة جديدة منقحة

الجزء التاسع

دار المرتضى
بيروت

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں ان کو اپنی کچھ میراث دے دیجیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ کے لیے میری ہیبت اور بزرگی
ہے اور حسین رضی اللہ عنہ کے لیے میری جرأت اور میری سخاوت
الخصال تالیف الشیخ الصدوق صفحہ ۷۷

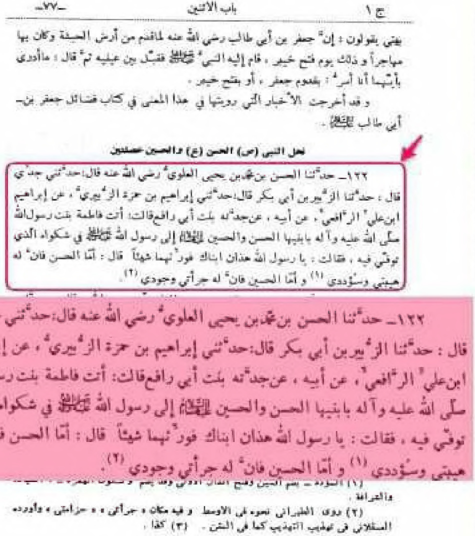

يعني يقولون : إنّ جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه لما قدم من أرض الحبشة وكان بها مهاجراً و ذلك يوم فتح خيبر ، قام إليه النبيّ ﷺ فقبّل بين عينيه ثمّ قال : ماأدري بأيّهما أنا أسرّ : بقدوم جعفر ، أو بفتح خيبر .

و قد أخرجت الأخبار التي رويتها في هذا المعنى في كتاب فضائل جعفر بن أبي طالب عليه السلام .

نحل النبي (ص) الحسن (ع) والحسين صفتين

١٢٢ـ حدّثنا الحسن بن محمّد بن يحيى العلويّ رضي الله عنه قال: حدّثني جدّي قال : حدّثنا الزُّبير بن أبي بكر قال: حدّثني إبراهيم بن حمزة الزُّبيري ، عن إبراهيم ابن عليّ الرّافعيّ ، عن أبيه ، عن جدّته بنت أبي رافع قالت: أتت فاطمة بنت رسول الله صلّى الله عليه وآله بابنيها الحسن والحسين عليهما السلام إلى رسول الله ﷺ في شكواه الّذي توفّي فيه ، فقالت : يا رسول الله هذان ابناك فورّثهما شيئاً قال : أمّا الحسن فإنّ له هيبتي وسؤددي (١) و أمّا الحسين فإنّ له جرأتي وجودي (٢) .

١٢٢ـ حدّثنا الحسن بن محمّد بن يحيى العلويّ رضي الله عنه قال: حدّثني جدّي قال : حدّثنا الزُّبير بن أبي بكر قال: حدّثني إبراهيم بن حمزة الزُّبيري ، عن إبراهيم ابن عليّ الرّافعيّ ، عن أبيه ، عن جدّته بنت أبي رافع قالت: أتت فاطمة بنت رسول الله صلّى الله عليه وآله بابنيها الحسن والحسين عليهما السلام إلى رسول الله ﷺ في شكواه الّذي توفّي فيه ، فقالت : يا رسول الله هذان ابناك فورّثهما شيئاً قال : أمّا الحسن فإنّ له هيبتي وسؤددي (١) و أمّا الحسين فإنّ له جرأتي وجودي (٢) .

---

(١) السؤدد ـ بضم السين وفتح الدال الأولى وقد يضم [illegible] والعراقة .

(٢) روى الطبراني نحوه في الاوسط و فيه مكان « جرأتي » « حزامتي » وأورده العسقلاني في تهذيب التهذيب كما في المتن . (٣) كذا .

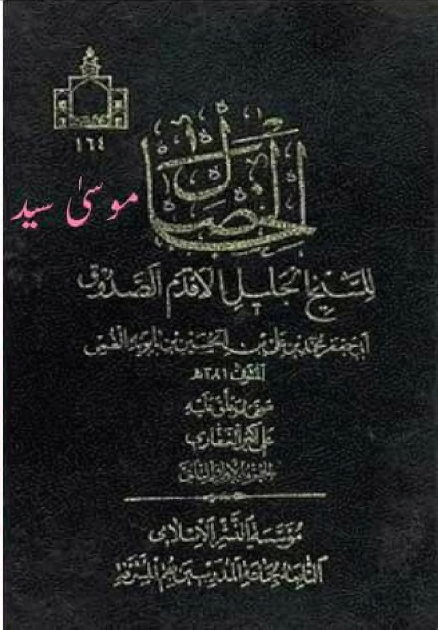

١٦٤

الخصال

موسیٰ سید

للشيخ الجليل الأقدم الصدوق
أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي
المتوفى ٣٨١هـ
صححه وعلق عليه
علي أكبر الغفاري
الجزء الأول والثاني

مؤسسة النشر الإسلامي
التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

دوسری روایت ہے فاطمہ ؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے دو بیٹے ہیں انہیں کچھ عطا کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنا رعب اور بزرگی دی اور حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی سخاوت اور شجاعت

الخصال تالیف الشیخ الصدوق صفحہ ۷۷

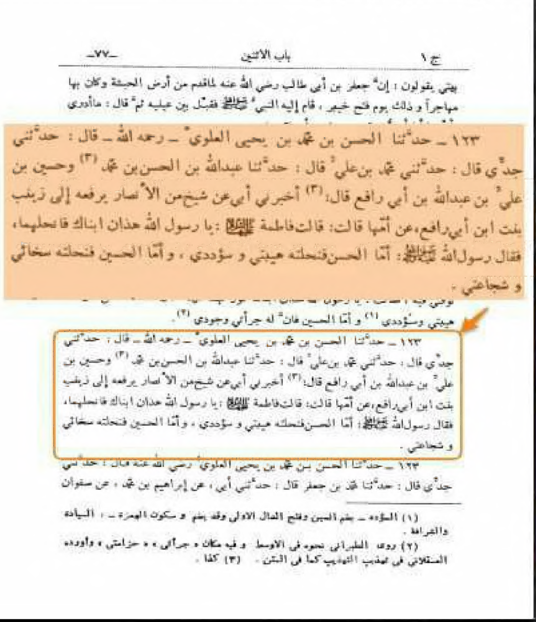

بيتي يقولون : إنّ جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه لما قدم من أرض الحبشة وكان بها مهاجراً و ذلك يوم فتح خيبر ، قام إليه النبيّ صلى الله عليه وآله فقبّل بين عينيه ثمّ قال : ماأدري

١٢٣ ـ حدّثنا الحسن بن محمّد بن يحيى العلويّ ـ رحمه الله ـ قال : حدّثني جدّي قال : حدّثني محمّد بن عليّ قال : حدّثنا عبدالله بن الحسن بن محمّد (٣) وحسين بن عليّ بن عبدالله بن أبي رافع قال: (٣) أخبرني أبي عن شيخ من الأنصار يرفعه إلى زينب بنت ابن أبي رافع، عن أمّها قالت: قالت فاطمة عليها السلام : يا رسول الله هذان ابناك فانحلهما، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : أمّا الحسن فنحلته هيبتي و سؤددي ، و أمّا الحسن فنحلته سخائي و شجاعتي .

[illegible]

هيبتي وسؤددي (١) و أمّا الحسين فانّ له جرأتي وجودي (٢) .

١٢٣ ـ حدّثنا الحسن بن محمّد بن يحيى العلويّ ـ رحمه الله ـ قال : حدّثني جدّي قال : حدّثني محمّد بن عليّ قال : حدّثنا عبدالله بن الحسن بن محمّد (٣) وحسين بن عليّ بن عبدالله بن أبي رافع قال: (٣) أخبرني أبي عن شيخ من الأنصار يرفعه إلى زينب بنت ابن أبي رافع، عن أمّها قالت: قالت فاطمة عليها السلام : يا رسول الله هذان ابناك فانحلهما، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : أمّا الحسن فنحلته هيبتي و سؤددي ، و أمّا الحسين فنحلته سخائي و شجاعتي .

١٢٣ ـ حدّثنا الحسن بن محمّد بن يحيى العلويّ رضي الله عنه قال : حدّثني جدّي قال : حدّثنا محمّد بن جعفر قال : حدّثني أبي ، عن إبراهيم بن محمّد ، عن صفوان

---

(١) السؤدد ـ بضم السين وفتح الدال الاولى وقد يضم و سكون الهمزة ـ : السيادة والشرافة .

(٢) رواه الطبراني نحوه في الاوسط و فيه مكان « جرأتي » « حزامتي » وأورده العسقلاني في تهذيب التهذيب كما في المتن . (٣) كذا .

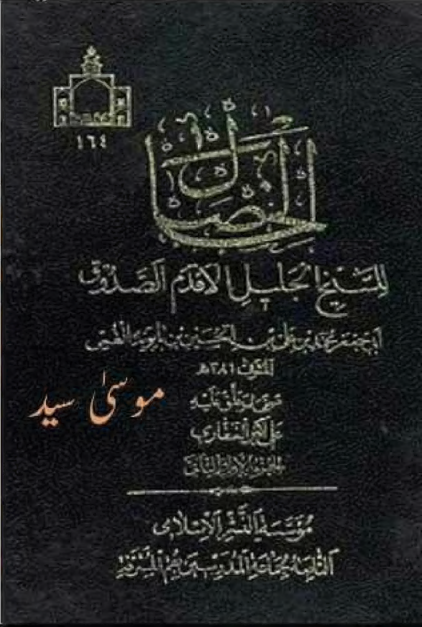
١٦٤
الخصال
للشيخ الجليل الأقدم الصدوق
أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي
المتوفى ٣٨١ هـ
صححه وعلق عليه
علي أكبر الغفاري
الجزء الأول والثاني
موسىٰ سید
مؤسسة النشر الإسلامي
التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

امام باقر نے فرمایا مال فے اور انفال۔ اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور انکی قوم کیلئے ہوتے ہیں اور مال فئے خاص اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے ہیں وہ جیسے چاہیں اس میں تصرف کریں اور اسکے بعد قائم امام کیلئے ہوتا ہے۔

تفسیر العیاشی۔ جلد دوم۔ صفحہ 52

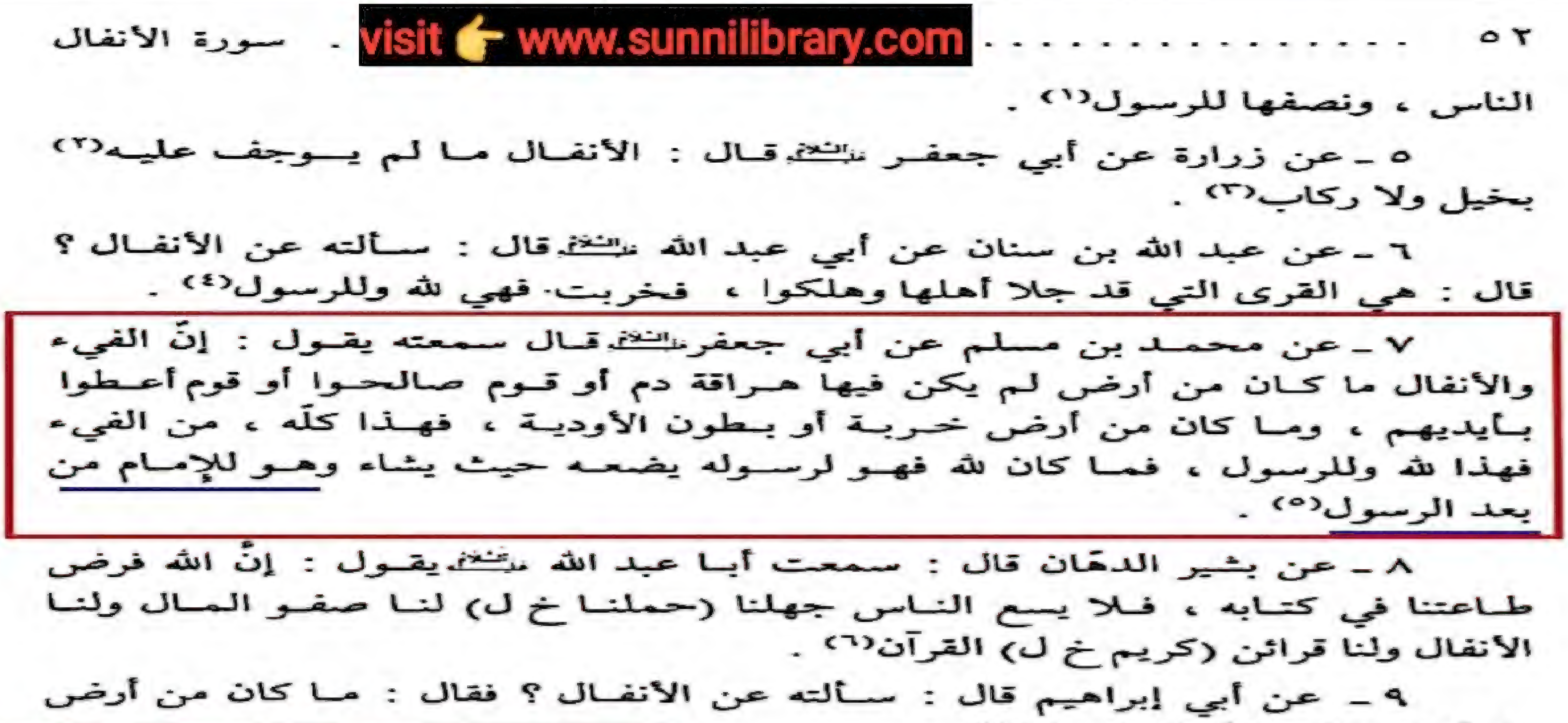

الناس ، ونصفها للرسول(١) .

٥ ـ عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : الأنفال ما لم يوجف عليه(٢) بخيل ولا ركاب(٣) .

٦ ـ عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الأنفال ؟ قال : هي القرى التي قد جلا أهلها وهلكوا ، فخربت. فهي لله وللرسول(٤) .

٧ ـ عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال سمعته يقول : إنّ الفيء والأنفال ما كان من أرض لم يكن فيها هراقة دم أو قوم صالحوا أو قوم أعطوا بأيديهم ، وما كان من أرض خربة أو بطون الأودية ، فهذا كلّه ، من الفيء فهذا لله وللرسول ، فما كان لله فهو لرسوله يضعه حيث يشاء وهو للإمام من بعد الرسول(٥) .

٨ ـ عن بشير الدهّان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إنّ الله فرض طاعتنا في كتابه ، فلا يسع الناس جهلنا (حملنا خ ل) لنا صفو المال ولنا الأنفال ولنا قرائن (كريم خ ل) القرآن(٦) .

٩ ـ عن أبي إبراهيم قال : سألته عن الأنفال ؟ فقال : ما كان من أرض باد أهله فذلك الأنفال فهو لنا(٧) .

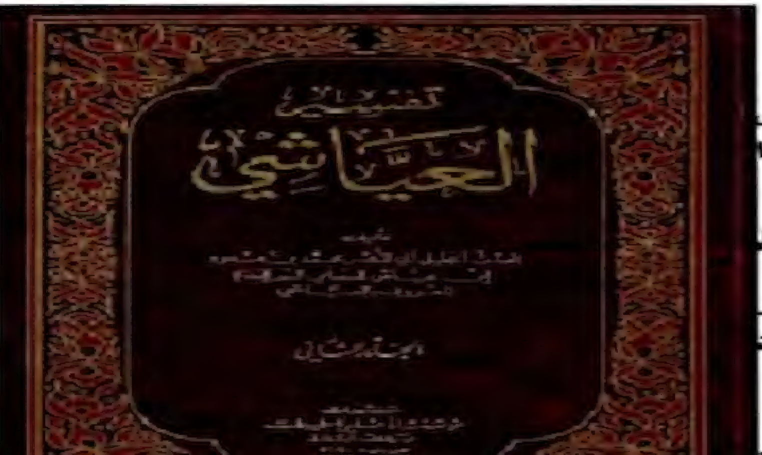

١٠ ـ عن أبي أسامة بن زيد عن أبي

الأنفال ؟ فقال : هو كلُّ أرض خربة وكل

ركاب ، وزاد في رواية أخرى عنه غلبها رسول ا

١١ ـ عن أبي بصير قال : سمعت أبا

قلت : وما الأنفال ؟ قال : منها المعادن وال

---

(١) البحار ج ٢٠ : ٥٤ . البرهان ج ٢ : ٦١ . الوس

نسخة البرهان بعد قوله فمن نقل هكذا : «فهي لله

يقسم اهـ » .

(٢) الإيجاف : سرعة السير .

امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ مال جو بغیر قتال کے حاصل ہو وہ فئے کہلاتا ہے اس میں وراثت نہیں ہوتی اسکا کوئی وارث نہیں ہوتا یہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا ہوتا ہے اور اسکے بعد انکے قائم مقام کا اختیار ہوتا ہے وہ جیسے چاہے اس میں تصرف کرے ..

شیعہ مذہب کی معتبر تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن۔ جلد چہارم۔ صفحہ 313.

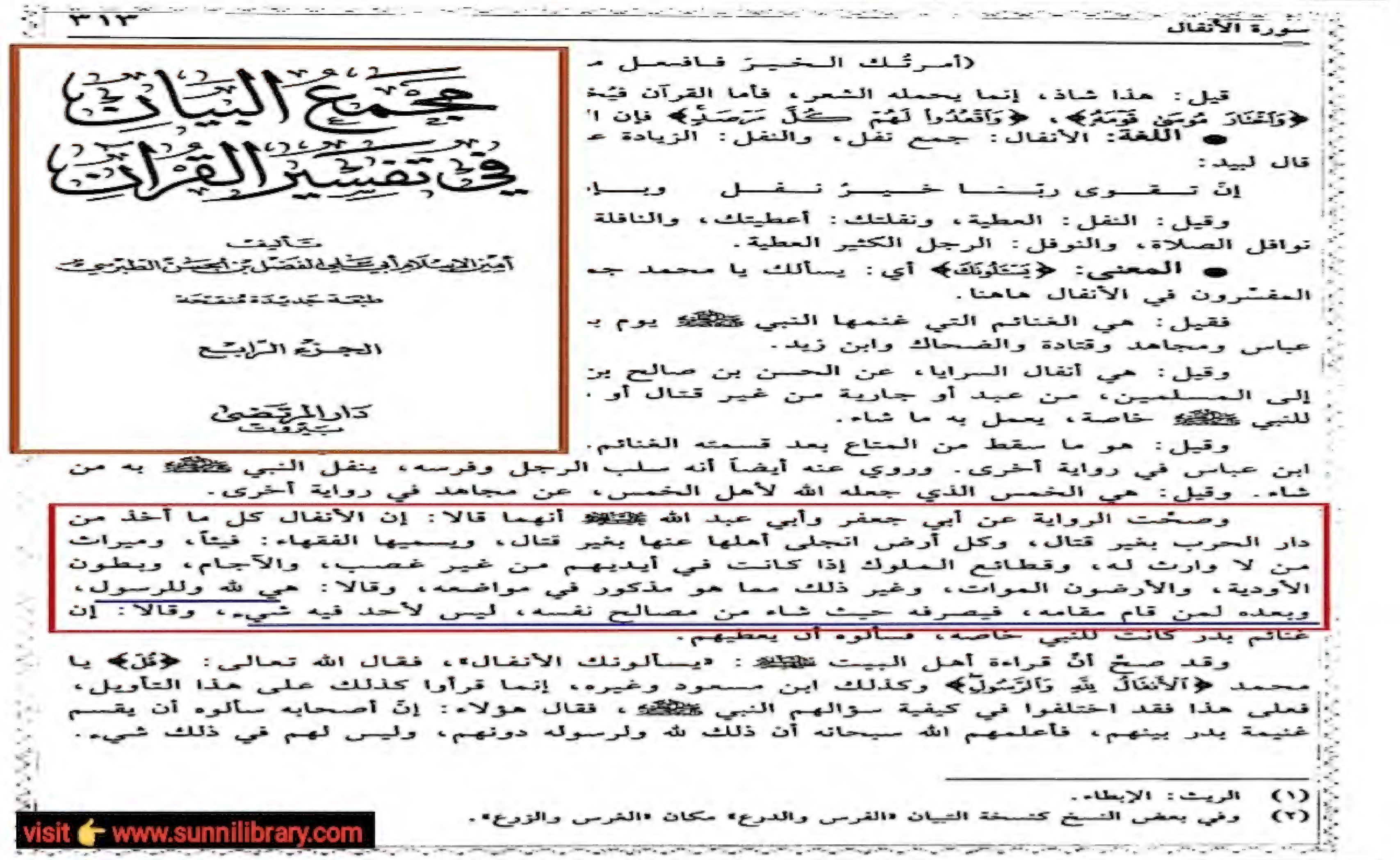

(أمـرتُـك الـخـيـرَ فـافـعـل م

قيل: هذا شاذ، إنما يحمله الشعر، فأما القرآن فيُ
﴿وَٱخۡتَارَ مُوسَىٰ قَوۡمَهُۥ﴾، ﴿وَٱقۡعُدُواْ لَهُمۡ كُلَّ مَرۡصَدٖ﴾ فإن ا
● اللغة: الأنفال: جمع نفل، والنفل: الزيادة ع
قال لبيد:

إنّ تـقـوى ربّـنـا خـيـرُ نـفـل ويـا

وقيل: النفل: المطية، ونفلتك: أعطيتك، والنافلة
نوافل الصلاة، والنوفل: الرجل الكثير العطية.
● المعنى: ﴿يَسۡـَٔلُونَكَ﴾ أي: يسألك يا محمد جه
المفسّرون في الأنفال هاهنا.
فقيل: هي الغنائم التي غنمها النبي ﷺ يوم ب
عباس ومجاهد وقتادة والضحاك وابن زيد.
وقيل: هي أنفال السرايا، عن الحسن بن صالح بز
إلى المسلمين، من عبد أو جارية من غير قتال أو
للنبي ﷺ خاصة، يعمل به ما شاء.
وقيل: هو ما سقط من المتاع بعد قسمته الغنائم.
ابن عباس في رواية أخرى. وروي عنه أيضاً أنه سلب الرجل وفرسه، ينفل النبي ﷺ به من
شاء. وقيل: هي الخمس الذي جعله الله لأهل الخمس، عن مجاهد في رواية أخرى.

وصحّت الرواية عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام أنهما قالا: إن الأنفال كل ما أخذ من دار الحرب بغير قتال، وكل أرض انجلى أهلها عنها بغير قتال، ويسميها الفقهاء: فيئاً، وميراث من لا وارث له، وقطائع الملوك إذا كانت في أيديهم من غير غصب، والآجام، وبطون الأودية، والأرضون الموات، وغير ذلك مما هو مذكور في مواضعه، وقالا: هي لله وللرسول، وبعده لمن قام مقامه، فيصرفه حيث شاء من مصالح نفسه، ليس لأحد فيه شيء، وقالا: إن غنائم بدر كانت للنبي خاصة، فسألوه أن يعطيهم.

وقد صحّ أنّ قراءة أهل البيت عليهم السلام: «يسألونك الأنفال»، فقال الله تعالى: ﴿قُلِ﴾ يا محمد ﴿ٱلۡأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾ وكذلك ابن مسعود وغيره، إنما قرأوا كذلك على هذا التأويل، فعلى هذا فقد اختلفوا في كيفية سؤالهم النبي ﷺ، فقال هؤلاء: إنّ أصحابه سألوه أن يقسم غنيمة بدر بينهم، فأعلمهم الله سبحانه أن ذلك لله ولرسوله دونهم، وليس لهم في ذلك شيء.

---

(١) الريث: الإبطاء.
(٢) وفي بعض النسخ كنسخة التبيان «الفرس والدرع» مكان «الفرس والزرع».

مجمع البيان
في تفسير القرآن

تأليف
أمين الإسلام أبي علي الفضل بن الحسن الطبرسي

طبعة جديدة منقحة

الجزء الرابع

دار المرتضى
بيروت

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیإ کرام علیہم السلام ایک دوسرے کے علمی وارث رہے۔

شیعت کا فدک کا رونا چیخنا چلاّنا سب جھوٹ دھوکہ اور فریب ہے۔

کتاب کانام الشافی جلد دوم۔ کتاب الحجت۔ صفحہ 102

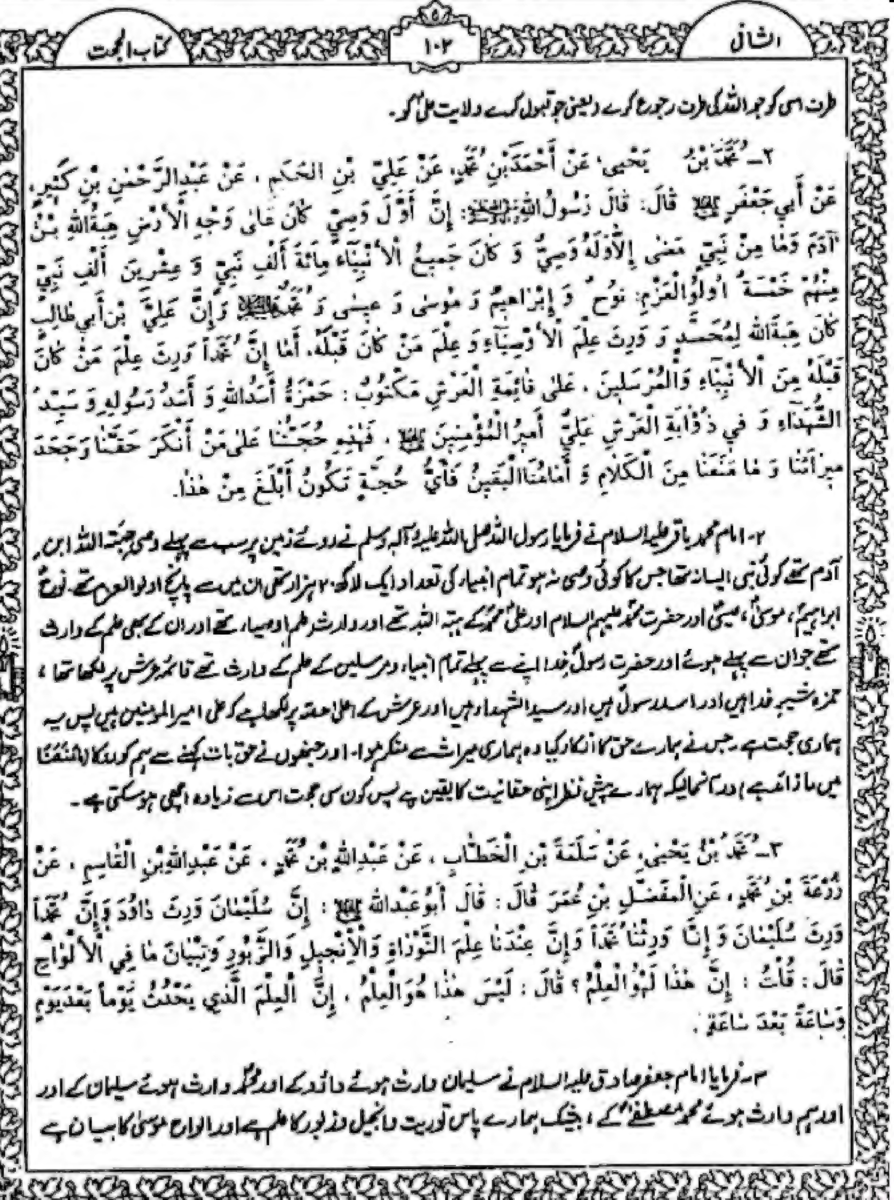

طرف اسی کو جو اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علی کو۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةُ اللهِ بْنُ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضَى إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ عِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَزْمِ: نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ ؑ وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ. أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ. عَلَى قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْزَةُ أَسَدُ اللهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ، فَهٰذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَحَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامَنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هٰذَا.

٢- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ہبۃ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۴ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولو العزم تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علیؑ محمدؐ کے ہبۃ اللہ تھے اور وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسولؐ خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسول ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیر المومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے۔ جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنھوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (انکشا میں مانع ہے) درآنحالیکہ ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ؑ: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

٣- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمدؐ وارث ہوئے سلیمان کے اور اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰؐ کے، بیشک ہمارے پاس توریت و انجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

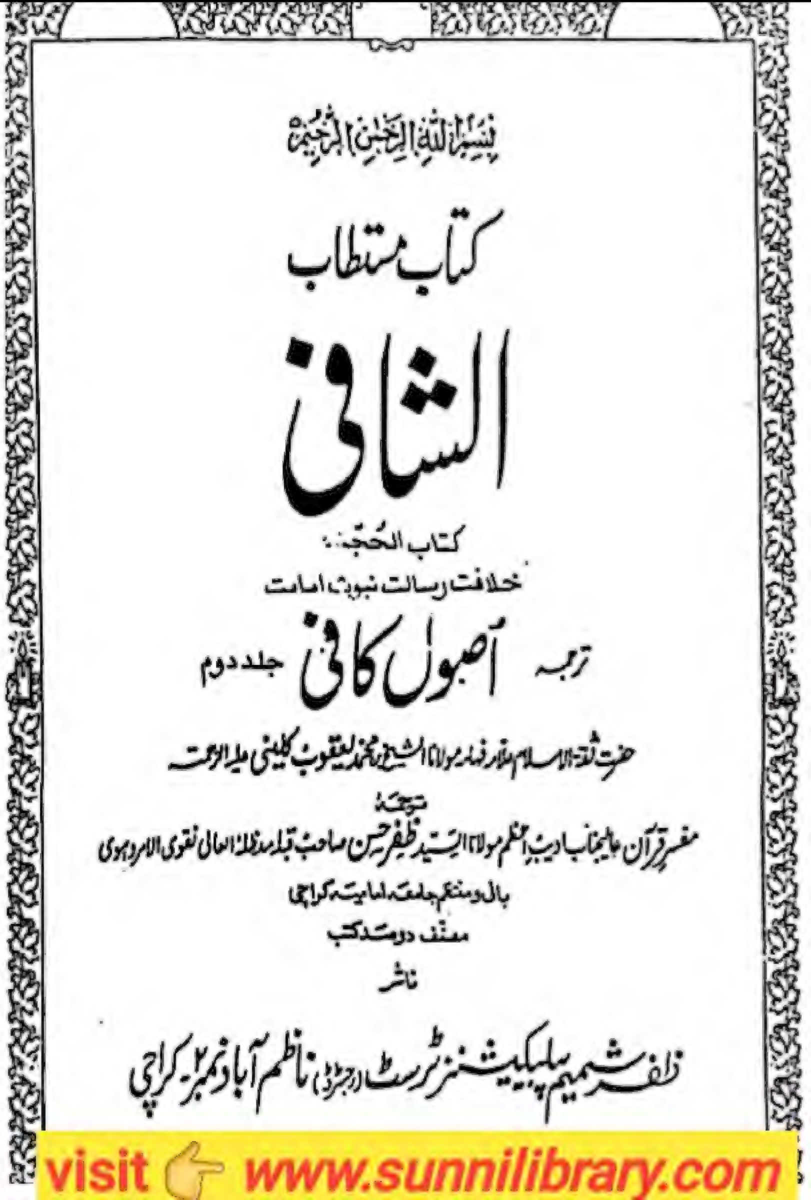

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّۃ
خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

بقول شیعہ مصنف انبیاءؑ کی میراث نہیں ہوتی

شیعہ کی مشہور کتاب بصائر الدرجات میں لکھا ہے کہ انبیاءؑ کی وراثت مال نہیں ہوتی وہ صرف اور صرف حدیث چھوڑتے ہیں

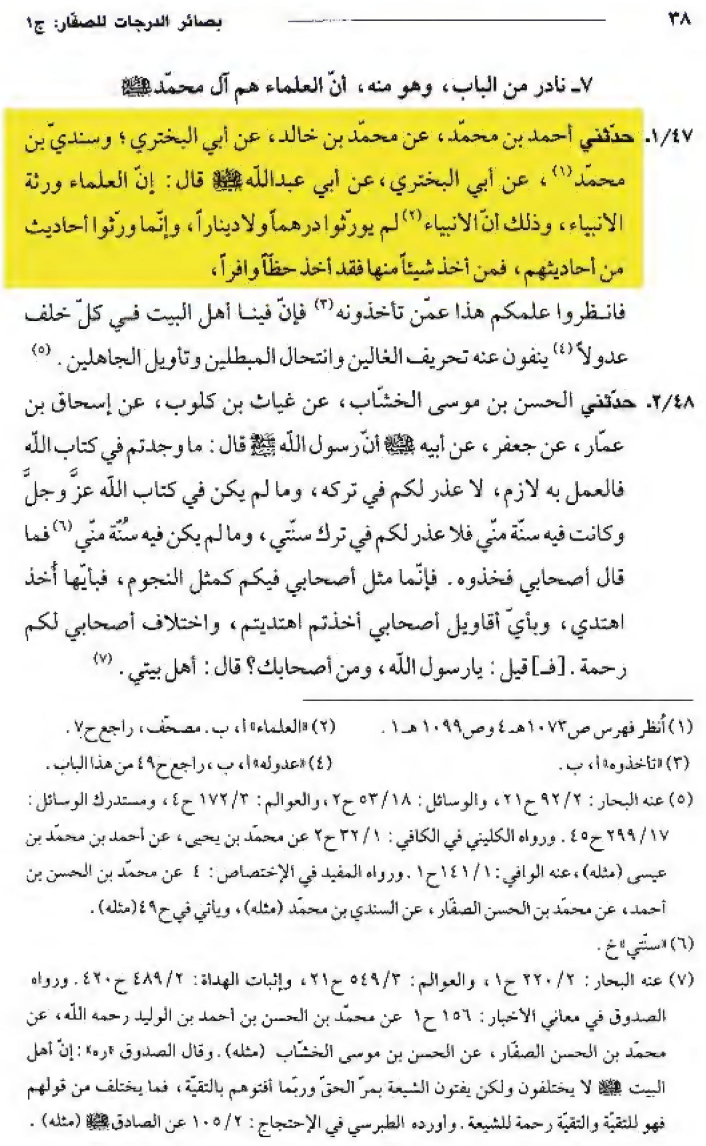

٣٨ بصائر الدرجات للصفار: ج١

٧ـ نادر من الباب، وهو منه، أنّ العلماء هم آل محمّد ﷺ

١/٤٧. حدّثني أحمد بن محمّد، عن محمّد بن خالد، عن أبي البختري؛ وسنديّ بن محمّد(١)، عن أبي البختري، عن أبي عبدالله ﷺ قال: إنّ العلماء ورثة الأنبياء، وذلك انّ الأنبياء(٢) لم يورّثوا درهماً ولا ديناراً، وإنّما ورّثوا أحاديث من أحاديثهم، فمن أخذ شيئاً منها فقد أخذ حظّاً وافراً،

فانظروا علمكم هذا عمّن تأخذونه(٣) فإنّ فينا أهل البيت في كلّ خلف عدولاً(٤) ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين.(٥)

٢/٤٨. حدّثني الحسن بن موسى الخشّاب، عن غياث بن كلوب، عن إسحاق بن عمّار، عن جعفر، عن أبيه ﷺ أنّ رسول الله ﷺ قال: ما وجدتم في كتاب الله فالعمل به لازم، لا عذر لكم في تركه، وما لم يكن في كتاب الله عزّ وجلّ وكانت فيه سنّة منّي فلا عذر لكم في ترك سنّتي، وما لم يكن فيه سُنّة منّي(٦) فما قال أصحابي فخذوه. فإنّما مثل أصحابي فيكم كمثل النجوم، فبأيّها أخذ اهتدي، وبأيّ أقاويل أصحابي أخذتم اهتديتم، واختلاف أصحابي لكم رحمة. [فـ] قيل: يارسول الله، ومن أصحابك؟ قال: أهل بيتي.(٧)

---

(١) أُنظر فهرس ص١٠٧٣ هـ٤ وص١٠٩٩ هـ١. (٢) «العلماء» أ، ب. مصحّف، راجع ح٧.

(٣) «تاخذوه» أ، ب. (٤) «عدوله» أ، ب، راجع ح٤٩ من هذا الباب.

(٥) عنه البحار: ٢/٩٢ ح٢١، والوسائل: ١٨/٥٣ ح٢، والعوالم: ٣/١٧٢ ح٤، ومستدرك الوسائل: ١٧/٢٩٩ ح٤٥. ورواه الكليني في الكافي: ١/٣٢ ح٢ عن محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى (مثله)، عنه الوافي: ١/١٤١ ح١. ورواه المفيد في الإختصاص: ٤ عن محمّد بن الحسن بن أحمد، عن محمّد بن الحسن الصفّار، عن السندي بن محمّد (مثله)، ويأتي في ح٤٩ (مثله).

(٦) «سنّتي» خ.

(٧) عنه البحار: ٢/٢٢٠ ح١، والعوالم: ٣/٥٤٩ ح٢١، وإثبات الهداة: ٢/٤٨٩ ح٤٢٠. ورواه الصدوق في معاني الأخبار: ١٥٦ ح١ عن محمّد بن الحسن بن أحمد بن الوليد رحمه الله، عن محمّد بن الحسن الصفّار، عن الحسن بن موسى الخشّاب (مثله). وقال الصدوق «ره»: إنّ أهل البيت ﷺ لا يختلفون ولكن يفتون الشيعة بمرّ الحقّ وربّما أفتوهم بالتقيّة، فما يختلف من قولهم فهو للتقيّة والتقيّة رحمة للشيعة. واورده الطبرسي في الإحتجاج: ٢/١٠٥ عن الصادق ﷺ (مثله).

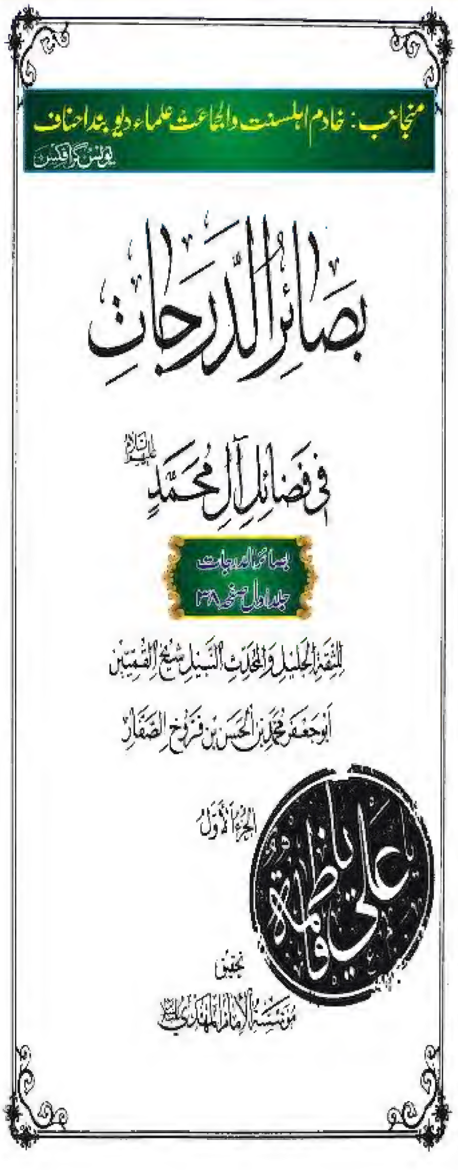

منجانب: خادم اہلسنت والجماعت علماء دیوبند احناف

یونس گرافکس

بصائر الدرجات

في فضائل آل محمّد عليهم السلام

بصائر الدرجات جلد اول صفحہ ۳۸

للفقيه الجليل والمحدث النبيل شيخ القميين

أبو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار

الجزء الأول

تحقيق

مؤسسة الإمام المهدي عليه السلام

شیعوں کی گستاخیاں

آئمہ کا بیان ہے کہ وہ آدم علیہ السلام اور تمام علمائے کرام کے علم کے وارث ہوتے ہیں۔

بصائر الدرجات جلد اول صفحہ 316

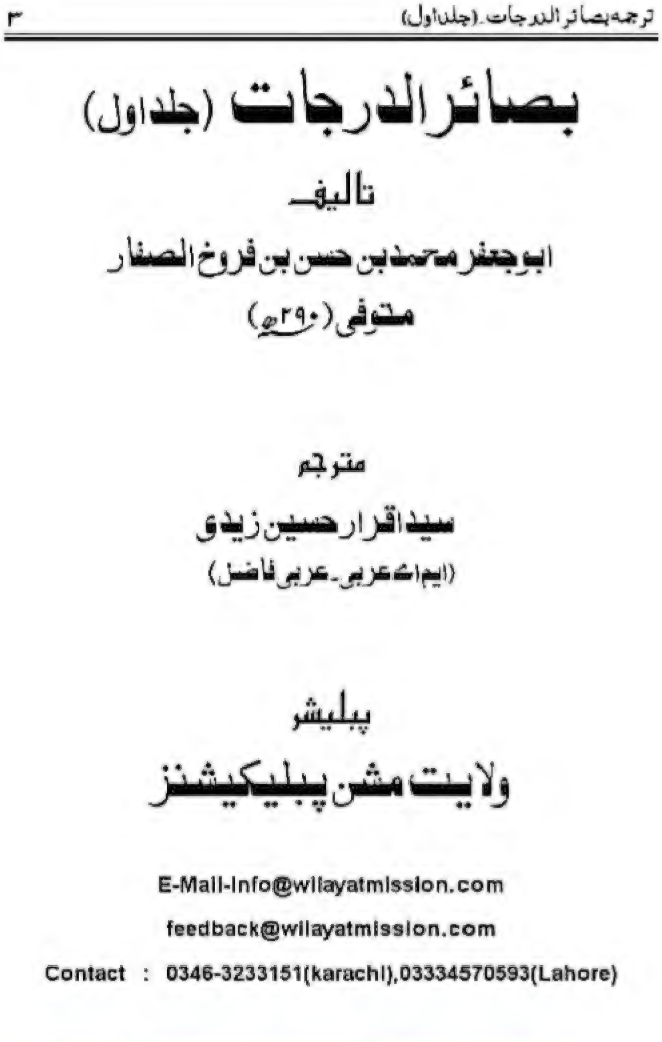

بصائر الدرجات (جلد اول)

تالیف
ابوجعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار
متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم
سید اقرار حسین زیدی
(ایم اے عربی۔ عربی فاضل)

پبلیشر
ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com
feedback@wilayatmission.com
Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

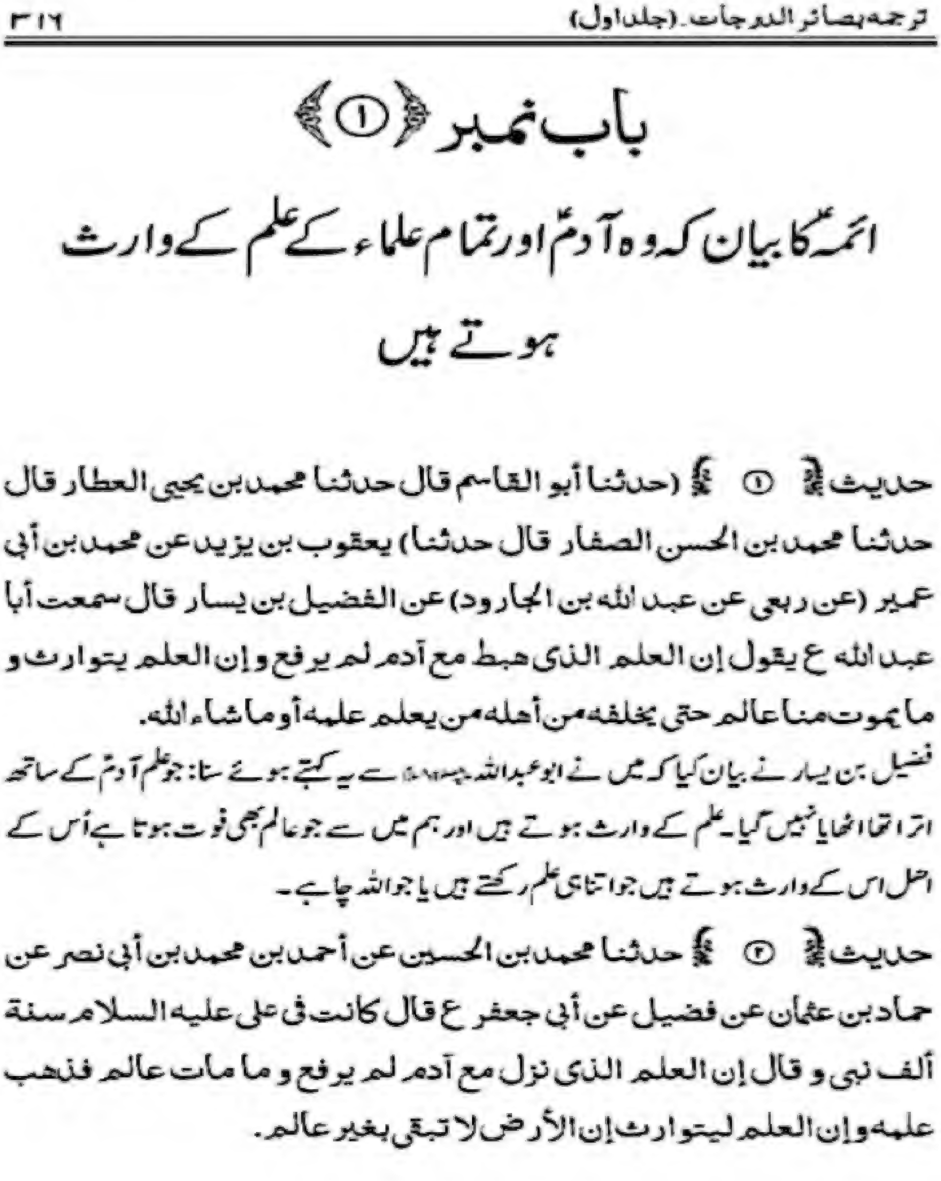

باب نمبر ①

ائمہ کا بیان کہ وہ آدمؑ اور تمام علماء کے علم کے وارث ہوتے ہیں

حدیث ① (حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا) يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير (عن ربعي عن عبد الله بن الجارود) عن الفضيل بن يسار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن العلم الذي هبط مع آدم لم يرفع و إن العلم يتوارث و ما يموت منا عالم حتى يخلفه من أهله من يعلم علمه أو ما شاء الله.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: جو علم آدمؑ کے ساتھ اترا تھا اٹھایا نہیں گیا۔ علم کے وارث ہوتے ہیں اور ہم میں سے جو عالم بھی فوت ہوتا ہے اُس کے اھل اس کے وارث ہوتے ہیں جو اتنا ہی علم رکھتے ہیں یا جو اللہ چاہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن فضيل عن أبي جعفر ع قال كانت في علي عليه السلام سنة ألف نبي و قال إن العلم الذي نزل مع آدم لم يرفع و ما مات عالم فذهب علمه وإن العلم ليتوارث إن الأرض لا تبقى بغير عالم.

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام وارث ہوئے علم انبیإ علیہم السلام کے۔ اور سلیمان علیہ السلام وارث ہوئے داؤد علیہ السلام کے۔ اور محمد ﷺ وارث ہوئے سلیمان علیہ السلام کے.

انبیإ کا ورثہ درہم دینار زمین جائیداد نہیں ہوتا بلکہ انبیإ کرام کی وراثت علم ہوتی ہے۔العلمإ ورثۃ الانبیإ۔ نص قرآنی بھی موجود

الشافی جلد دوم کتاب الحجت۔ صفحہ 103

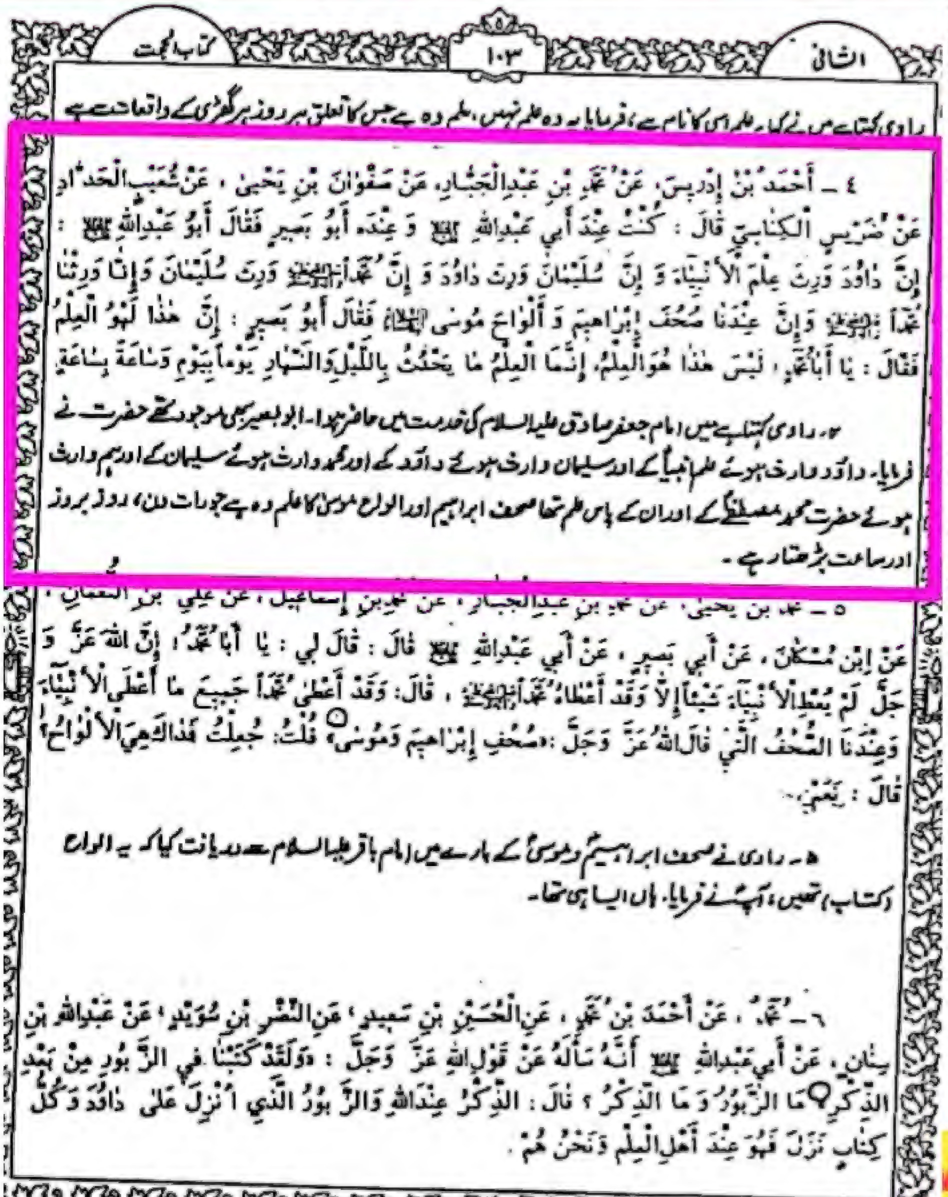

الشافی ۱۰۳ کتاب الحجت

راوی کہتا ہے میں نے کہا، علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن شعيب الحداد، عن ضريس الكناسي قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام وعنده أبو بصير فقال أبو عبد الله عليه السلام: إن داود ورث علم الأنبياء وإن سليمان ورث داود وإن محمداً صلى الله عليه وآله ورث سليمان وإنا ورثنا محمداً صلى الله عليه وآله وإن عندنا صحف إبراهيم وألواح موسى عليهما السلام، فقال أبو بصير: إن هذا لهو العلم، فقال: يا أبا محمد، ليس هذا هو العلم، إنما العلم ما يحدث بالليل والنهار يوماً بيوم وساعة بساعة.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوبصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاء کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ محمد بن يحيى، عن محمد بن عبد الجبار، عن محمد بن إسماعيل، عن علي بن النعمان، عن ابن مسكان، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال لي: يا أبا محمد، إن الله عز وجل لم يعط الأنبياء شيئاً إلا وقد أعطاه محمداً صلى الله عليه وآله، قال: وقد أعطى محمداً جميع ما أعطى الأنبياء، وعندنا الصحف التي قال الله عز وجل: «صحف إبراهيم وموسى» قلت: جعلت فداك هي الألواح؟ قال: نعم.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیم و موسیٰ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے روایت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپ نے فرمایا، ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ محمد، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سأله عن قول الله عز وجل: «ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر» ما الزبور وما الذكر؟ قال: الذكر عند الله والزبور الذي أنزل على داود وكل كتاب نزل فهو عند أهل العلم ونحن هم.

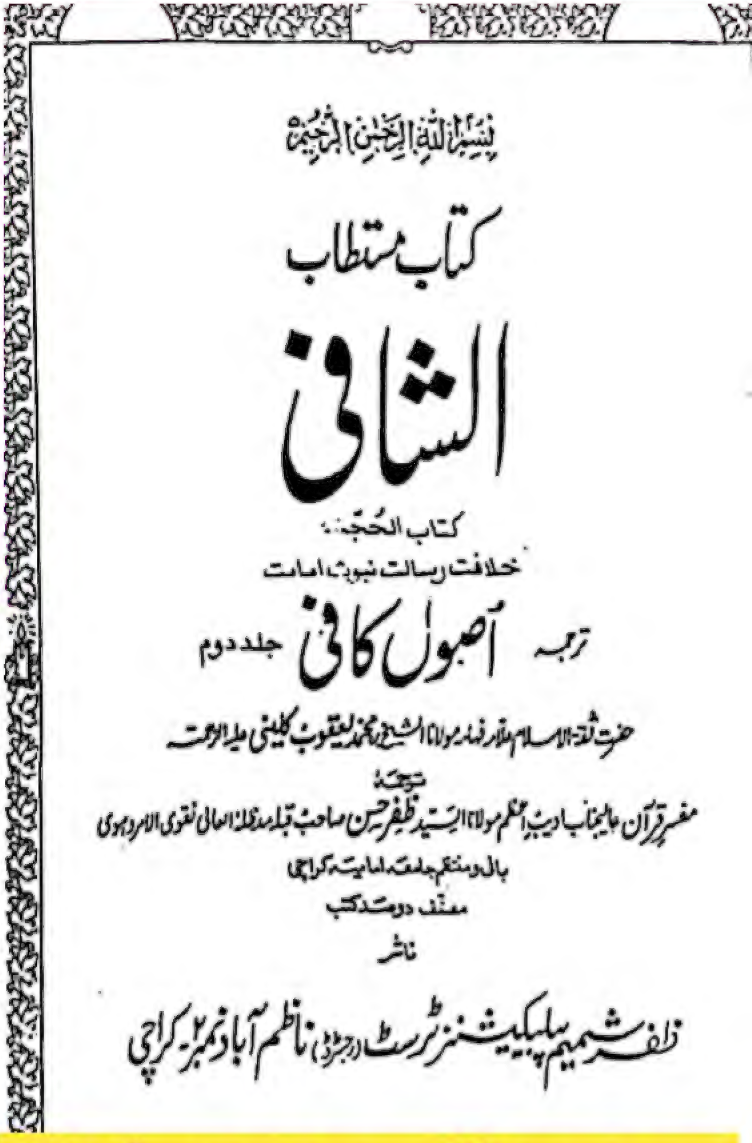

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ
خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام طاب ثراہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ:
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

انبیاء علیہم السلام کی وراثت علم ہے۔ ایک نبی کو دوسرے نبی سے وراثت میں علم ملا۔ نا کہ کوئی مال یا جائیداد۔ روایت ملاحظہ کیجیئے۔

الشافی جلد دوم۔ کتاب الحجت صفحہ 106

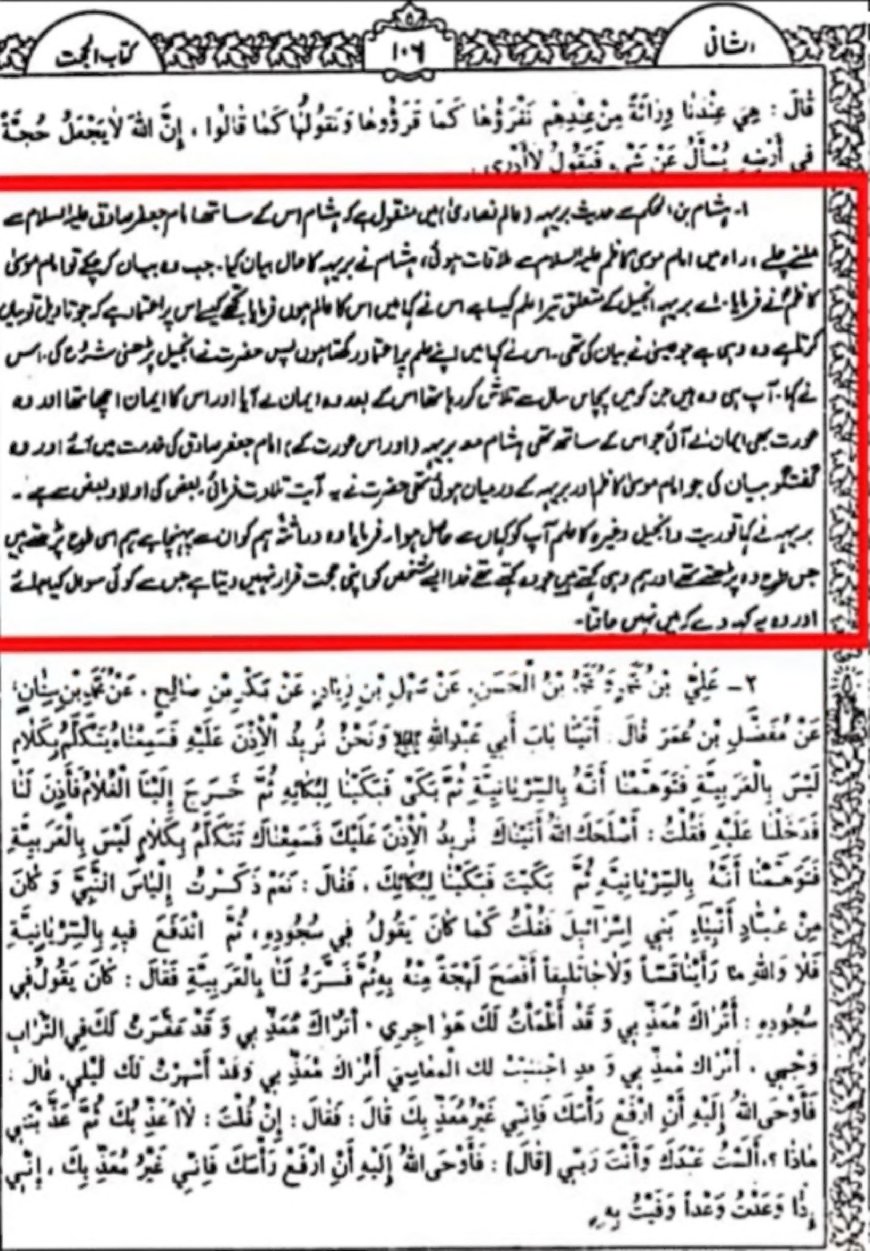

کتاب الحجت ۱۰۶ الشافی

قَالَ : هِيَ عِنْدَنَا وِرَاثَةً مِنْ عِنْدِهِمْ نَقْرَؤُهَا كَمَا قَرَؤُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا ، إِنَّ اللهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي .

۱۔ ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسا اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام معہ بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی "بعض کی اولاد بعض سے ہے۔"

بریہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا وہ وراثتہً ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَيْنَا بَابَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَنَحْنُ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَاهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَيْنَاكَ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْكَ فَسَمِعْنَاكَ تَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَيْتَ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ذَكَرْتُ إِلْيَاسَ النَّبِيَّ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسُّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا قَسّاً وَلَا جَاثَلِيقاً أَفْصَحَ لَهْجَةً مِنْهُ بِهِ ، ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هَوَاجِرِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَّرْتُ لَكَ فِي التُّرَابِ وَجْهِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَاصِيَ ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَسْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي ، قَالَ : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنْ قُلْتَ : لَا أُعَذِّبُكَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِي مَاذَا ؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي ؟ [قَالَ] : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْداً وَفَيْتُ بِهِ .

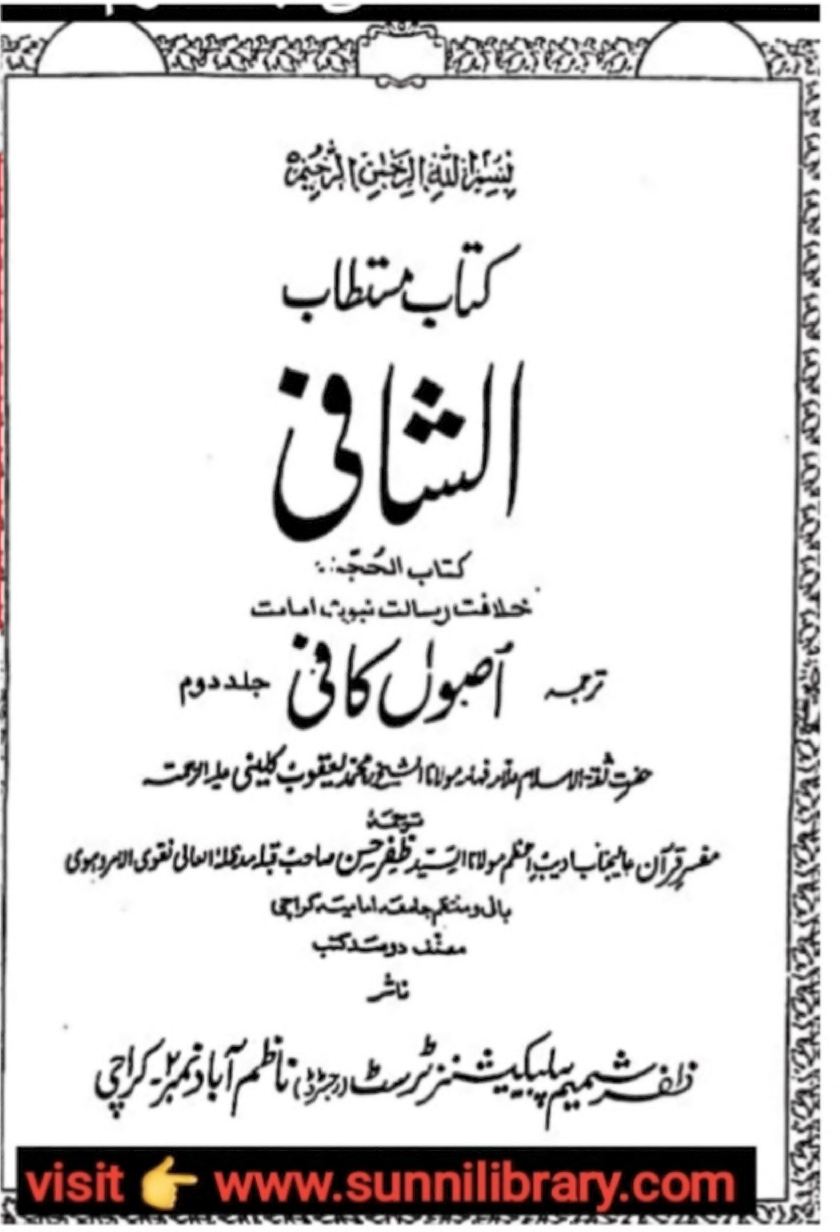

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ
خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام مقتدر فقہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ابوجعفر فرماتے ہیں کہ جو علم ہمیشہ آدم علیہ السلام کے ساتھ رہا وہ اٹھایا نہیں گیا۔ علم وراثتاً چلتا رہتا ہے۔

بصائر الدرجات جلد اول صفحہ 320

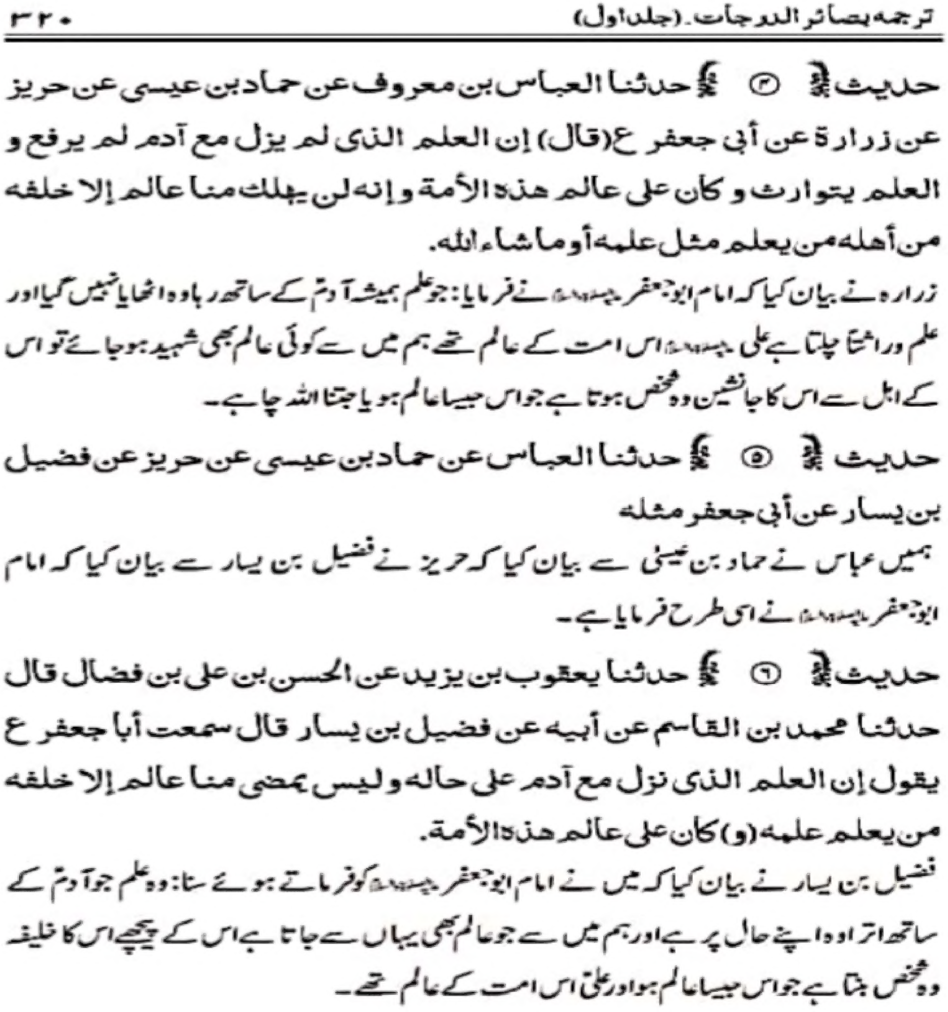

حدیث ④ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر ع(قال) إن العلم الذى لم يزل مع آدم لم يرفع و العلم يتوارث و كان على عالم هذه الأمة و إنه لن يهلك منا عالم إلا خلفه من أهله من يعلم مثل علمه أو ما شاء الله.

زرارہ نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو علم ہمیشہ آدمؑ کے ساتھ رہا وہ اٹھایا نہیں گیا اور علم وراثتاً چلتا ہے علی علیہ السلام اس امت کے عالم تھے ہم میں سے کوئی عالم بھی شہید ہو جائے تو اس کے اہل سے اس کا جانشین وہ شخص ہوتا ہے جو اس جیسا عالم ہو یا جتنا اللہ چاہے۔

حدیث ⑤ حدثنا العباس عن حماد بن عيسى عن حريز عن فضيل بن يسار عن أبي جعفر مثله

ہمیں عباس نے حماد بن عیسٰی سے بیان کیا کہ حریز نے فضیل بن یسار سے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن على بن فضال قال حدثنا محمد بن القاسم عن أبيه عن فضيل بن يسار قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن العلم الذى نزل مع آدم على حاله و ليس يمضى منا عالم إلا خلفه من يعلم علمه (و) كان على عالم هذه الأمة.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ علم جو آدمؑ کے ساتھ اترا وہ اپنے حال پر ہے اور ہم میں سے جو عالم بھی یہاں سے جاتا ہے اس کے پیچھے اس کا خلیفہ وہ شخص بنتا ہے جو اس جیسا عالم ہو اور علیؑ اس امت کے عالم تھے۔

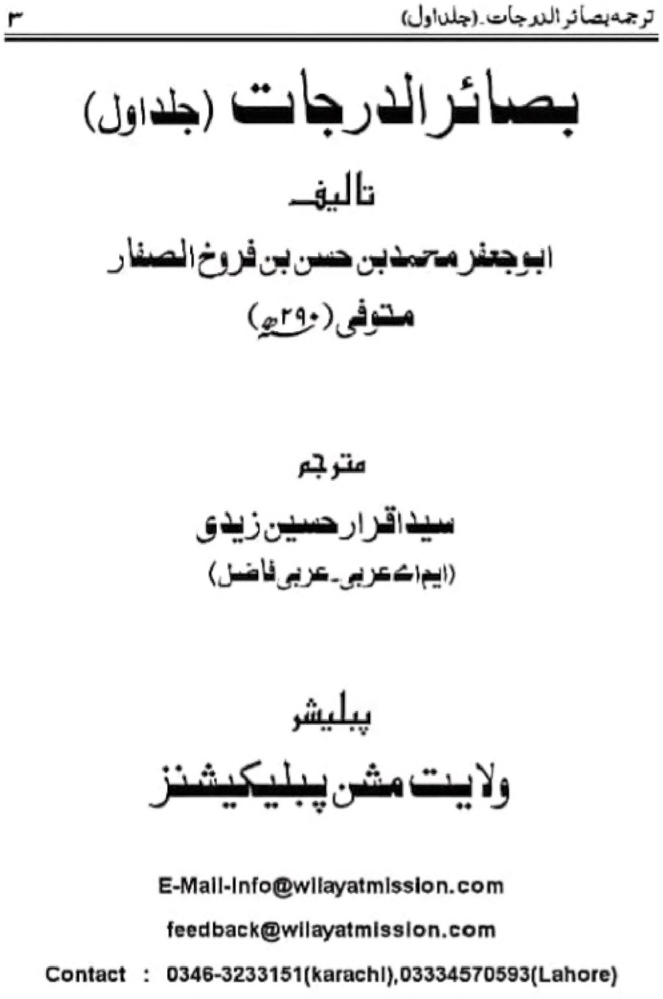

بصائر الدرجات (جلد اول)

تالیف

ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-Info@wilayatmission.com
feedback@wilayatmission.com
Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

علی رضی اللہ عنہ فرمارہے امام کی ذمہ داری ہے
حقداروں تک میراث پہنچانا

عقلمند شیعہ جواب دیں کہ علی رض نے اپنے دور خلافت میں حسنین کریمین اور بی بی فاطمہ تک فدک کیوں نہیں پہنچایا؟؟

شیعہ یا تو امامت سے ہاتھ اٹھالیں اور یا فدک سے۔

نہج البلاغہ صفحہ 305

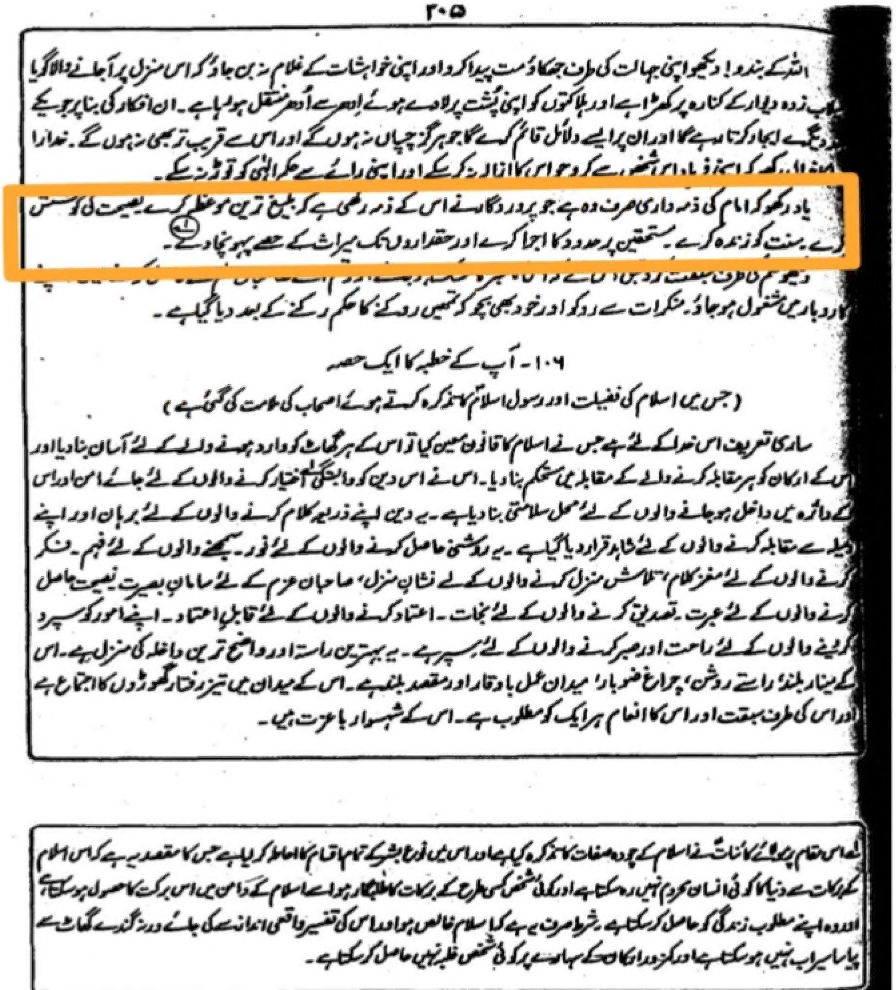

۳۰۵

اللہ کے بندو! دیکھو اپنی جہالت کی طرف جھکاؤ مت پیدا کرو اور اپنی خواہشات کے غلام نہ بن جاؤ کہ اس منزل پر آجانے والا گویا ب زدہ دیوار کے کنارہ پر کھڑا ہے اور ہلاکتوں کو اپنی پشت پر لادے ہوئے اِدھر سے اُدھر منتقل ہو رہا ہے۔ ان افکار کی بنا پر جو بکے ر دیگے ایجاد کرتا رہے گا اور ان پر ایسے دلائل قائم کرے گا جو ہرگز چسپاں نہ ہوں گے اور اس سے قریب تر بھی نہ ہوں گے۔ خدارا [illegible] شخص سے کرو جو امر کا ازالہ کر سکے اور اپنی رائے سے حکم الٰہی کو توڑ نہ سکے۔

یاد رکھو کہ امام کی ذمہ داری صرف وہ ہے جو پروردگار نے اس کے ذمہ رکھی ہے کہ بلیغ ترین موعظہ کرے۔ نصیحت کی کوشش کرے۔ سنت کو زندہ کرے۔ ① مستحقین پر حدود کا اجرا کرے اور حقداروں تک میراث کے حصے پہونچا دے۔

دیکھو علم کی طرف سبقت کرو [illegible] کاروبار میں مشغول ہو جاؤ۔ منکرات سے روکو اور خود بھی بچو کہ تمہیں روکنے کا حکم رکنے کے بعد دیا گیا ہے۔

۱۰۶۔ آپ کے خطبہ کا ایک حصہ

(جس میں اسلام کی فضیلت اور رسول اسلامؐ کا تذکرہ کرتے ہوئے اصحاب کی ملامت کی گئی ہے)

ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے اسلام کا قانون معین کیا تو اس کے ہر گھاٹ کو وارد ہونے والے کے لئے آسان بنا دیا اور اس کے ارکان کو ہر مقابلہ کرنے والے کے مقابلہ میں مستحکم بنا دیا۔ اس نے اس دین کو وابستگی اختیار کرنے والوں کے لئے جائے امن اور اس کے دائرہ میں داخل ہو جانے والوں کے لئے محل سلامتی بنا دیا ہے۔ یہ دین اپنے ذریعہ کلام کرنے والوں کے لئے برہان اور اپنے ذریعہ سے مقابلہ کرنے والوں کے لئے شاہد قرار دیا گیا ہے۔ یہ روشنی حاصل کرنے والوں کے لئے نور۔ سمجھنے والوں کے لئے فہم۔ فکر کرنے والوں کے لئے مغز کلام، تلاش منزل کرنے والوں کے لئے نشان منزل، صاحبان عزم کے لئے سامان بصیرت، نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت۔ تصدیق کرنے والوں کے لئے نجات۔ اعتماد کرنے والوں کے لئے قابل اعتماد۔ اپنے امور کو سپرد کر دینے والوں کے لئے راحت اور صبر کرنے والوں کے لئے سپر ہے۔ یہ بہترین راستہ اور واضح ترین داخلہ کی منزل ہے۔ اس کے منار بلند، راستے روشن، چراغ ضوبار، میدان عمل باوقار اور مقصد بلند ہے۔ اس کے میدان میں تیز رفتار گھوڑوں کا اجتماع ہے اور اس کی طرف سبقت اور اس کا انعام ہر ایک کو مطلوب ہے۔ اس کے شہسوار باعزت ہیں۔

---

①اس مقام پر مولائے کائناتؑ نے اسلام کے چودہ صفات کا تذکرہ کیا ہے اور اس میں نوع بشر کے تمام اقسام کا احاطہ کر لیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اس اسلام کی برکات سے دنیا کا کوئی انسان محروم نہیں رہ سکتا ہے اور کوئی شخص کسی طرح کے برکات کا طلبگار ہو اسے اسلام کے دامن میں اس برکت کا حصول ہو سکتا ہے اور وہ اپنے مطلوب زندگی کو حاصل کر سکتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اسلام خالص ہو اور اس کی تفسیر واقعی انداز سے کی جائے ورنہ گندے گھاٹ سے پیاسا سیراب نہیں ہو سکتا ہے اور کمزور دامن کے سہارے پر کوئی شخص غلبہ نہیں حاصل کر سکتا ہے۔

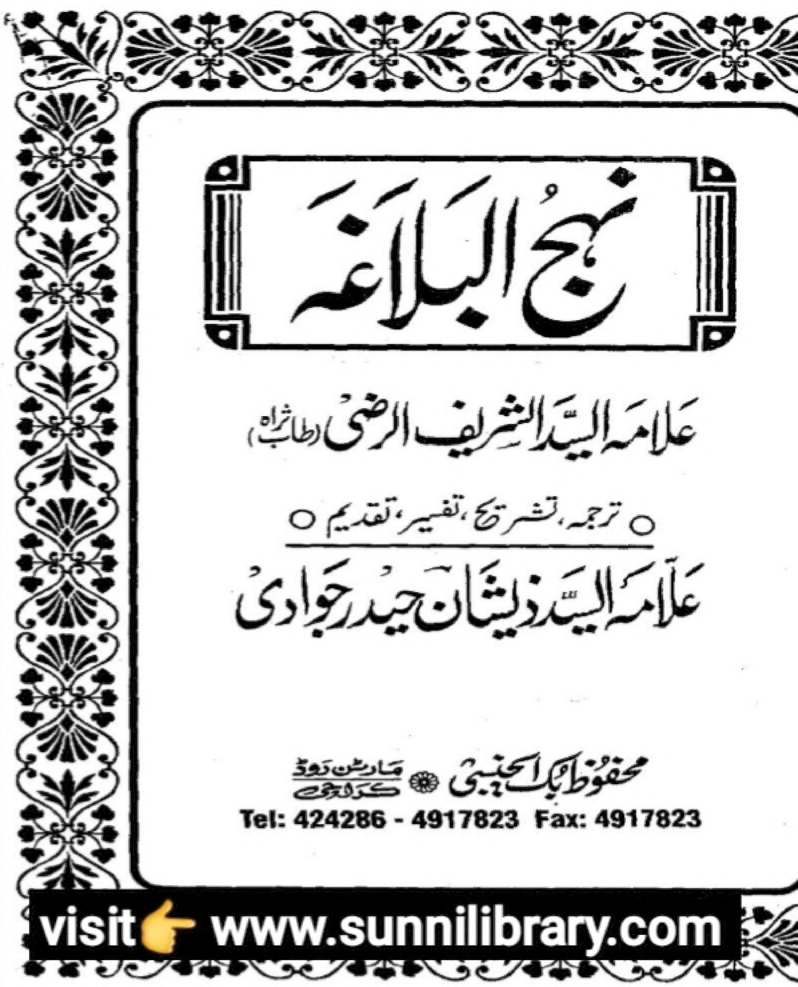

نہج البلاغہ

علامہ السید الشریف الرضی (طاب ثراہ)

○ ترجمہ، تشریح، تفسیر، تقدیم ○

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی

محفوظ بک ایجنسی ❀ مارٹن روڈ کراچی
Tel: 424286 - 4917823 Fax: 4917823

visit👉 www.sunnilibrary.com

انبیاؑ علیہم السلام ایک دوسرے کے علوم کے وارث رہے۔ یعنی علمی وراثت انبیاؑ کرام کو منتقل ہوتی رہی۔ ایک دوسرے سے۔ نا کہ کوئی مال یا جائداد۔
روایت ملاحظہ کیجیۓ۔

الشافی جلد دوم کتاب الحجت صفحہ 104.105

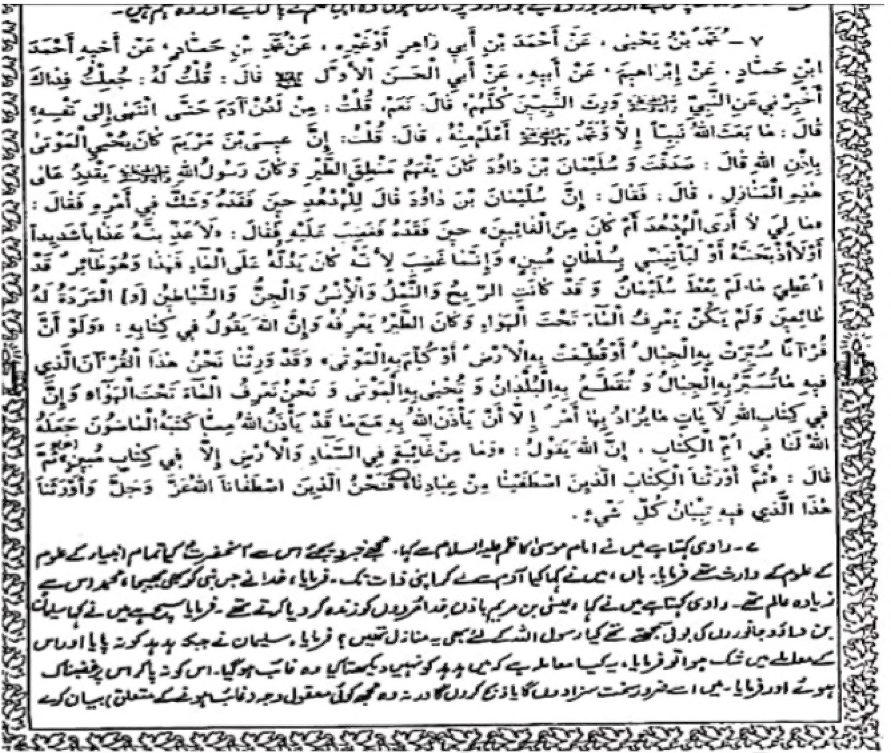

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ ابْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ ؟ قَالَ : مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً إِلَّا وَمُحَمَّدٌ ﷺ أَعْلَمُ مِنْهُ . قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللهِ قَالَ : صَدَقْتَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدِرُ عَلَى هَذِهِ الْمَنَازِلِ . قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ : « مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ » حِينَ فَقَدَهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ : « لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ » وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ ، فَهَذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ ، وَقَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَالنَّمْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ (د) الْمَرَدَةُ لَهُ طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ ، وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : « وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى » وَقَدْ وَرِثْنَا نَحْنُ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ مَا تُسَيَّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَتُقَطَّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَتُحْيَى بِهِ الْمَوْتَى وَنَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ . إِنَّ اللهَ يَقُولُ : « وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ » ثُمَّ قَالَ : « ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا » فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثَنَا هَذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ .

٧۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا۔ خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا۔ محمد اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا عیسیٰ بن مریم باذن خدا مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا سچ ہے۔ میں نے کہا سلیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا۔ سلیمان نے جبکہ ہدہد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا۔ یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا۔ اس کو نہ پاکر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کوئی معقول وجہ (غائب ہونے کے متعلق) بیان کرے

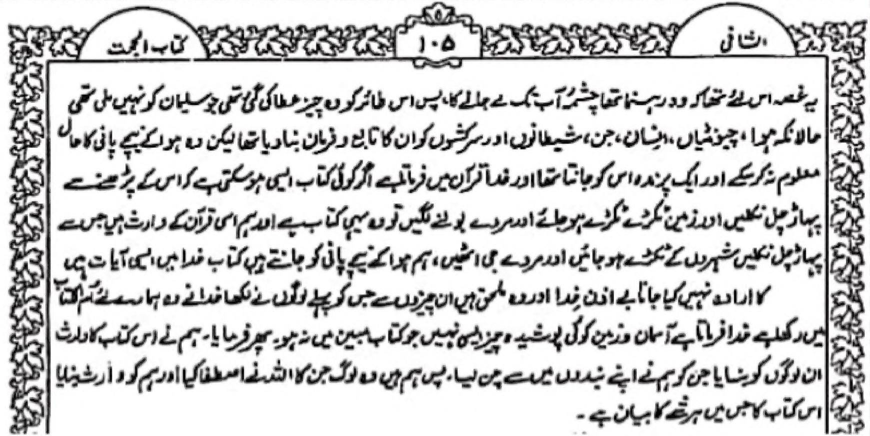

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمۂ آب تک لے جانے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی گئی تھی جو سلیمان کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کا ارادہ نہیں کیا جاتا بے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جن کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے ام الکتاب میں رکھا ہے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس ہم ہی وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفا کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

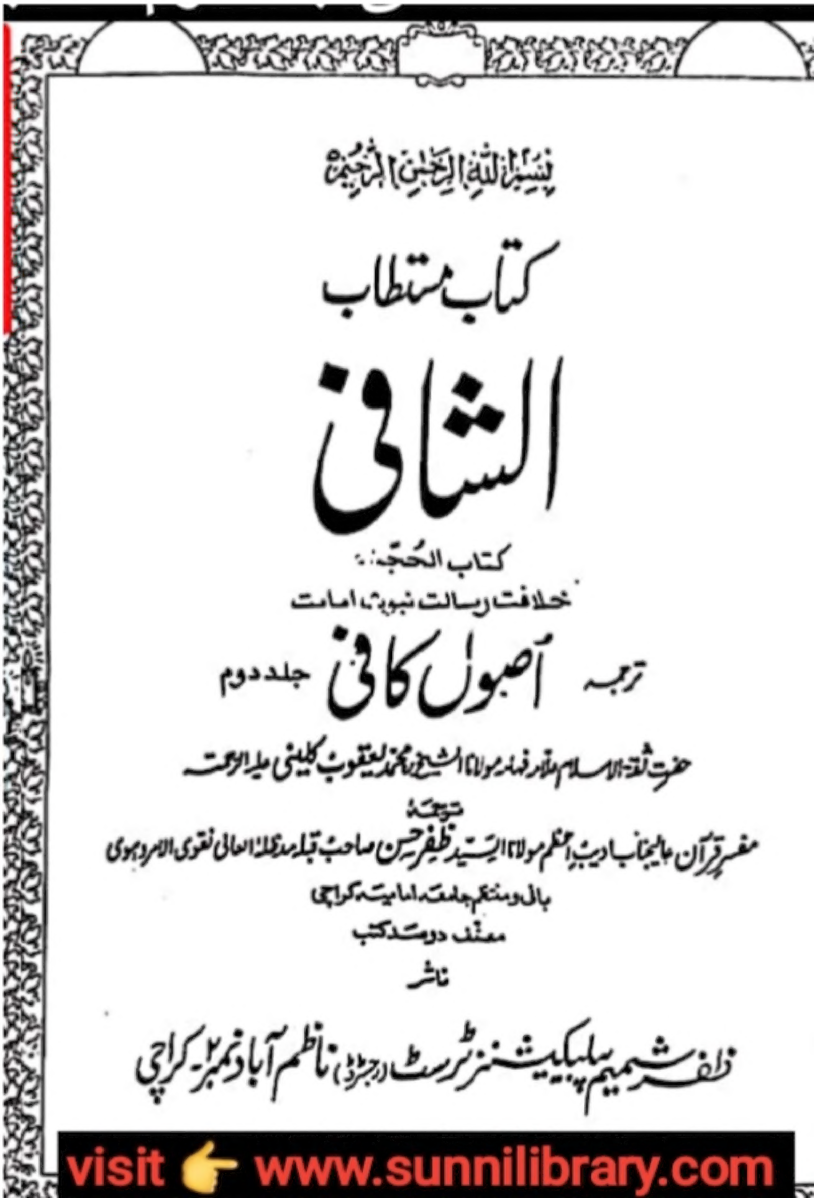

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ:
خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ:
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی